قیمت فی پرچہ ۱؎ — قیمت پیشگی سالانہ ۶؎

نمبر ۳ | مورخہ ۹ جولائی سنہ ۱۹۲۹ء | یوم سہ شنبہ | مطابق یکم صفر سنہ ۱۳۴۸ھ | جلد ۱۷

مدینۃ المسیح

یہ خبر نہایت مسرت اور خوشی کے ساتھ سنی جائیگی۔ کہ اس سال پنجاب یونیورسٹی کا امتحان "مولوی" ہماری جماعت کی سات خواتین نے پاس کیا۔ مزید خوشی کی بات یہ ہے کہ یونیورسٹی کے اس امتحان میں سب سے اوّل سیدہ امۃ السلام بیگم صاحبہ بنت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رہیں۔ اور تیسرے درجہ پر سیدہ سارہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ۔ غالباً یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ اس قدر مسلمان خواتین نے یہ امتحان پاس کیا۔ ذیل میں پاس ہونے والی خواتین کے نام معہ حاصل کردہ نمبروں کے درج کئے جاتے ہیں:-

(۱) سیدہ امۃ السلام بیگم صاحبہ بنت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے ۳۱۶
(۲) سیدہ سارہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ۳۰۷
(۳) امۃ العزیز بیگم صاحبہ بنت قاضی عبدالرحیم صاحب ۲۹۹
(۴) آمنہ بیگم صاحبہ بنت چودہری فتح محمد صاحب ایم اے ۲۷۸
(۵) عزیزہ رقیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا گل محمد صاحب ۲۷۸
(۶) سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ بنت حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ۲۷۲
(۷) محمدی بیگم صاحبہ بنت شادی خان صاحب مرحوم ۲۴۰

ہم دلی مسرت اور خوشی کے ساتھ ان خواتین اور ان کے خاندانوں کو مبارکباد کہتے ہیں۔ خاص کر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور تمام خاندان مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے ہیں؛

خواتین کے امتحان کے ساتھ ہی "مولوی فاضل" کا امتحان دینے والوں کا نتیجہ بھی نکلا۔ اور اس سال ۱۰ اصحاب نے یہ ڈگری حاصل کی۔ جن کے نام یہ ہیں:-

(۱) صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب خلف حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ ۴۱۹ (۲) ظفر محمد صاحب ۳۷۷ (۳) ابوبکر صاحب سماٹری ۳۷۳ (۴) محمد ابراہیم صاحب ۳۶۲ (۵) عبدالکریم خان صاحب ۳۲۸ (۶) محمد عبداللہ صاحب بگول ۳۰۰ (۷) محمد یعقوب صاحب ۳۰۰ (۸) مہاشہ محمد عمر صاحب ۲۹۵ (۹) رحمت اللہ صاحب ۲۸۸

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سارے پنجاب میں تیسرے نمبر پر رہے ہیں۔ ان کی کامیابی پر بھی مبارکباد عرض ہے۔ اس سلسلہ میں یہ بات خصوصیت سے قابل ذکر ہے۔ کہ مہاشہ محمد عمر صاحب ایک نومسلم نوجوان ہیں۔ جنہوں نے علم عربی حاصل کرنے میں خاص کوشش اور سعی کی۔ اور علم حاصل کرنے کی ان آسانیوں اور سہولتوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جو ان کے لئے مہیا کی گئیں۔ اور ان ذرائع سے مستفیض ہوکر جو ہر شائق علم کے لئے یہاں میسر ہیں۔ مولوی فاضل کی ڈگری حاصل کرلی خدا تعالےٰ پاس ہونے والے سب نوجوانوں کو یہ ڈگری مبارک کرے اور ان علماء کے جانشین بنائے۔ جو دنیا سے رحلت کر گئے ہیں؛

جناب حافظ صاحب کی تعزیت کے پیغامات

جناب حافظ روشن علی صاحب مرحوم کی وفات کا جس قدر صدمہ جماعت نے محسوس کیا ہے۔ اس کا کسی قدر پتہ ان خطوط اور تاروں سے لگ سکتا ہے جو احباب کی طرف سے وصول ہوئے ہیں۔ علاوہ ازیں حسب ذیل جماعتوں نے غیر معمولی اجلاس منعقد کرکے اظہار افسوس کے ریزولیوشن پاس کرکے ہمارے پاس بھیجے ہیں:-

(۱) جماعت احمدیہ سیالکوٹ (۲) جماعت احمدیہ کیمبل پور (۳) جماعت احمدیہ کھاریاں (۴) جماعت احمدیہ دہلی (۵) جماعت احمدیہ رنگون (تار)

مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام

نئے مبلغ کی آمد

۱۱ اپریل برادرم میاں نذیر احمد صاحب یہاں پہنچ گئے ان کا جہاز پروگرام کے مطابق تو ۸ اپریل کو آنا چاہیئے تھا۔ لیکن دو دن دیر ہوگئی اور دس کو پہنچا۔ میں انہیں لینے کے لئے ایکرا میں ۷ اپریل سے پہنچا ہوا تھا۔ ادھر سالٹ پانڈ میں بیرونی جماعتوں کے امراء اور دیگر نمایندے ایک سو سے اوپر کی تعداد میں ۷ اپریل سے آگئے تھے۔ باوجودیکہ آجکل کے دن زمینداروں کے لئے نہایت مصروفیت کے دن ہوتے ہیں۔ سب دوستوں نے نہایت صبر سے پانچ دن تک یہاں انتظار کیا۔ اور اخلاص کا اعلیٰ نمونہ دکھایا۔

سالٹ پانڈ میں پہنچنے پر جماعت اور سکول کی طرف سے برادرم مذکور کو خوش آمدید کے ایڈریس دئے گئے جنہیں اخلاص اور محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ شہر کے اکثر معززین عیسائی بھی اس وقت موجود تھے۔ ان سب سے برادر موصوف کا تعارف کرایا گیا۔ ایڈریسوں کے اختتام پر انہوں نے جواب میں تقریر کی۔ عاجز نے بھی ایک مختصر سی تقریر میں حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور ان کو یقین دلایا۔ کہ اختلاف مذہب کے باعث ہم ان سے کسی قسم کی دشمنی نہیں رکھتے۔ ہم ان کو بحیثیت انسان اپنا بھائی سمجھتے ہیں اور بھائیوں والا سلوک ان سے روا رکھتے ہیں ان سے بھی اسی کی توقع رکھتے ہیں۔

معززین سے ملاقاتیں

۲ مئی کو ان کے اعزاز میں ایک ٹی پارٹی دی گئی۔ جس میں کافی تعداد معززین کی مدعو تھی۔ اس موقع پر سکول کے بچوں نے چند ایک ڈرامے کئے۔ اختتام پر ہمارے ایک نومسلم نے جن کا نام مسٹر جمال ہے۔ ایک مختصر مگر جامع تقریر اسلام کی حمایت میں کی۔ بعدہ میں نے ایک تقریر کی۔ جس میں عیسائیت اور اسلام کے تعلقات پر روشنی ڈالی۔ اور عیسائیوں کو دعوت دی کہ جیسا ہم حضرت مسیح کی عزت کرتے اور آپ کو خدا کا سچا رسول یقین کرتے ہیں۔ وہ بھی اسلام کی صداقت پر غور کریں۔ اور ہمارے مقدس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت قبول کریں تاکہ ہم سب مل کر ملک اور قوم کی خدمت کرسکیں۔

تبلیغی جلسے

میری نہایت سخت مصروفیت کے باعث جوش کے وسیع کاموں کی نگرانی کی وجہ سے تھی۔ خاص سالٹ پانڈ میں تبلیغ خاطر خواہ وسیع پیمانہ پر نہ ہوسکتی تھی۔ اب بوجہ برادرم نذیر احمد صاحب کے آنے کے میرے کام میں چونکہ کچھ سہولت ہوگئی ہے۔ لہذا لوکل تبلیغ کا سلسلہ اب وسیع کردیا گیا ہے اور ہفتہ وار لیکچروں کا سلسلہ شروع کردیا ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں پہلا لیکچر عاجز نے ۱۱ مئی کو دیا۔ بہت سے لوگوں نے ہماری دعوت کو قبول کرلیا۔ لیکن افسوس کہ اس دن دو بڑے آدمیوں کی موت کی وجہ سے لوگ ان کی تدفین میں مصروف ہونے کے باعث نہ آسکے۔ پھر بھی تیس کے قریب تعلیم یافتہ حاضرین موجود تھے۔ لیکچر کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ دیر تک جاری رہا۔ خدا کے فضل سے امید ہے یہ سلسلہ مفید ثابت ہوگا۔ احباب سے درخواست دعا کرتا ہوں۔

روانگی

مجھے دفتر دعوت و تبلیغ سے حکم آیا تھا کہ یہاں پر کام سکھانے کے لئے تین مہینے میں برادرم نذیر احمد صاحب کے ساتھ ٹھہروں۔ اس کے معنے یہ ہوئے کہ ۱۱ جولائی کو میں یہاں سے روانہ ہونگا۔ انشاء اللہ اسوقت یہ خط احباب کے سامنے ہوگا میں سب بھائیوں سے دعاؤں کے لئے ملتجی ہوں۔ اور خود حتی الوسع سفر میں اُنکے لئے دعائیں کرنیکا وعدہ کرتا ہوں انشاء اللہ جیساکہ یہاں ہمیشہ کرتا رہتا ہوں۔

والسلام

خاکسار فضل الرحمٰن حکیم عفی اللہ عنہ

از سالٹ پانڈ۔ ۱۵ ۵/۲۹

نوحہ جناب حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ

از حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب

دل حزیں میرا ہے آنکھیں اشکبار
روح میری آج ہے اندوہ گیں
کیا کہوں مجھ پر مصیبت کیا پڑی
کس کے غم میں حال میرا غیر ہے
آہ ہم سے چھٹ گیا اُستاد وہ
جس کی شاگردی ہمارا فخر تھا
چل بسا ہے دار فانی چھوڑ کر
فوجِ حقانی کا واحد فرد تھا
درس اور تدریس اس کا شغل تھا
عشق تھا قرآں سے اس کی روح کو
مرتبہ عالی وہ رکھتا تھا مگر
تھا امورِ دین میں غیّور وہ
اس کے غم میں آج سب محزون ہیں
خدمت دیں کے لئے وہ وقف تھا
اور سب کچھ کرچکا قربان جب
صد مبارک تجھ کو اے روشن علی
حق تعالےٰ تجھ سے ہو راضی مدام
خدمتیں تیری سبھی مقبول ہوں
ہو تجھے حاصل رضا اللہ کی
اے خدا مجھ پر بھی اپنا رحم کر
ورطۂ عصیاں میں ہے کشتی مری
بخشدے میری خطائیں بخش دے

ایک دم آتا نہیں مجھ کو قرار
آہ لب پر اور سینہ داغدار
کیوں تڑپ اُٹھتا ہوں میں یوں بار بار
کس لئے روتا ہوں میں زار و نزار
جس کے تھے احسان ہم پر بے شمار
جس کی تلمیذی میں تھا اپنا وقار
وہ جو تھا اک دیں کا گوہر آبدار
خیلِ ربّانی کا تھا وہ شہ سوار
اتقا اور زہد تھا اس کا شعار
اس گلستاں کا وہ تھا گویا ہزار
جانتے سب ہیں کہ تھا وہ خاکسار
گرچہ اپنی ذات میں تھا بردبار
دیکھتا جس کو ہوں وہ ہے دلفگار
چھوڑ کر دنیا کے سارے کاروبار
نقدِ جاں بھی کردیا آخر نثار
سرخرو جاتا ہے پیش کردگار
تجھ پہ ہوں افضال اس کے بے شمار
اور ہو خاصانِ حق میں تو شمار
تجھ سے خوش ہو انبیا کا تاجدار
رحم ہی پہ ہے ترے اپنا مدار
بے ترے مجھ کو لگائے کون پار
ہوں خطاؤں پر میں اپنی شرمسار

در پہ آیا ہوں ترے لیکر امید
تیری بخشش کا ہوں میں امیدوار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

جلد ۱۷ | قادیان دارالامان مورخہ ۹ جولائی سنہ ۲۹ء | نمبر ۳

تحریک آزادئ ہند میں مسلمانوں کی صحیح پوزیشن

برادرانِ وطن نے ہندوستان کے دستورِ اساسی کو اپنے مفید مطلب تیار کرانے کے لئے جو پروپیگنڈا اور دوسرے ذرائع سے کوششیں کی ہیں ان کا اثر نہ صرف برٹش پارلیمنٹ کے متعدد ممبروں پر ہو چکا ہے بلکہ ہندوستان کے اینگلو انڈین جرائد بھی جو ہندوستان میں شائع ہونے کے سبب یہاں کے حالات کا زیادہ بہتر صورت میں مطالعہ کرنے کے قابل ہیں متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے۔ چنانچہ برٹش پارلیمنٹ پر لیبر پارٹی کے اقتدار سے مسلمانوں کے حقوق کو نقصان پہنچنے کے احتمال کو کم کرنے کے لئے مسلم زعماء کی طرف سے انگلینڈ میں ایک مسلم وفد بھیجنے کی جو تحریک کی گئی ہے۔ اینگلو انڈین جرائد اسکی مخالفت کر رہے ہیں اور اسے مسلمانوں میں جذبات وطن پرستی کے فقدان کی دلیل کے طور پر پیش کر رہے ہیں۔ انگریزی اخبار پائونیر الہ آباد نے اپنی ۲۶ جون کی اشاعت میں اسپر ایک طویل مقالہ تحریر کیا ہے جس میں مسلمانوں سے دو سوال کئے ہیں۔ پہلا سوال یہ ہے۔ کیا مسلمان چاہتے ہیں کہ نو آبادیات کی طرح جن کو حکومت خود اختیاری حاصل ہے ہندوستان برطانوی دولت مشترکہ میں ایسی جگہ حاصل کر لے جو اس کے شایانِ شان ہو یا وہ چاہتے ہیں کہ موجودہ مرکزی دفتری طرز حکومت ہی جاری رہے ÷

پائونیر کے اس سوال کا مطلب یہ ہے۔ کہ گویا مسلمان ہندوستان کو موجودہ حالت میں ہی رکھنا چاہتے ہیں۔ اور وہ کسی قسم کی ترقی کے خواہاں نہیں۔ اگر خواہاں ہوں تو نہرو رپورٹ کے خلاف انگلستان وفد بھیجنے کی کیوں تجویز کریں ÷

مسلمان ہندوستان کے متعلق کیا چاہتے ہیں اسکا جواب ہندوستان میں تحریک آزادی کے یوم اول سے لیکر آج تک کے واقعات میں اسقدر وضاحت اور تفصیل سے موجود ہے کہ یہ گمان بھی نہیں ہو سکتا۔ پائونیر جیسا اخبار اس سے ناواقف ہو۔ تحریک آزادی کا وہ کونسا پروگرام پیش کیا جا سکتا ہے جس میں مسلمانوں نے اپنی تعداد۔ اپنی بساط۔ اپنی طاقت اور اپنی اقتصادی حالت کے لحاظ سے ہندوؤں سے کم قربانی کی انہوں نے ناتجربہ کاری اور راہ نماؤں کی نادانی سے ٹھوکریں بھی کھائیں نقصان بھی اٹھائے۔ جانیں بھی دیں۔ مال بھی ضائع کئے۔ لیکن ہندوستان کی سیاسی حالت کو بہتر بنانے کے لئے ان کی سرگرمیاں۔ انکی کوششیں اور انکی جدوجہد اسقدر واضح ہے کہ انپر ہندوستان کو آزادی دلانے کیلئے کوشش نہ کرنے کا الزام سخت ہی نا منصفانہ اور قطعی غیر واجب ہے جو شخص بھی ہندوستان میں تحریک آزادی کی تاریخ کا بالاستیعاب مطالعہ کریگا وہ ایسا الزام لگانیوالوں کی ذہنیت پر ماتم کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ہاں مسلمانوں کے متعلق اگر کچھ کہا جا سکتا ہے تو یہ کہ وہ ہندوؤں کے حسب دلخواہ کانسٹی ٹیوشن کے قیام کے مخالف ہیں لیکن مسلمانوں کی یہ مخالفت جذبات وطن پرستی کے فقدان کی دلیل نہیں قرار دی جا سکتی۔ مسلمان اگر انگریزوں کی غلامی سے ہندوستان کو آزاد کرانے کا خواہاں ہے تو اسکے یہ معنی نہیں کہ وہ اپنے آپ کو ہندوؤں کا محکوم بنائے اور اپنے ہاتھوں سے ایسے نظام کی بنیاد ڈالے۔ جو اس کے حق میں موجودہ غلامی سے بھی بدتر ہو مسلمان کو بھی اسی طرح اپنے حقوق کی حفاظت اور اپنی بہتری و بہبودی کیلئے جدوجہد کرنے کا حق ہے۔ جس طرح ہندو یا کسی اور کو اور اس وجہ سے اسے ہدف طعن و تشنیع بنانا بیہودگی ہے ÷

دوسرا سوال "پائونیر" نے یہ کیا ہے کہ آیا مسلمان پہلے ہندوستانی اور پیچھے مسلمان ہیں۔ یا پہلے مسلمان اور پیچھے ہندوستانی ہیں۔ یہ ایک ایسا سوال ہے جو بارہا غیر مسلموں کی طرف سے پیش کیا جا چکا ہے۔ اور اس قابل ہے کہ مسلمانوں کی طرف سے اس کا دو ٹوک جواب ایکبار دیدیا جائے اس سوال کا مطلب یہ لیا جاتا ہے کہ مسلمانوں کو بحیثیت مسلمان ہندوستان میں نہیں رہنا چاہئیے بلکہ اپنے مسلمان ہونے کو ہندوستان پر قربان کر دینا چاہئیے۔ گویا اپنے مخصوص قومی اور مذہبی حقوق پر زور دینے کی بجائے ہر وہ بات تسلیم کر لینی چاہئیے۔ جسے ملک کی اکثریت دہنوم مفید قرار دے۔ مسلمانوں کو غور کرنا چاہئیے۔ کیا وہ اسکے لئے تیار ہیں ÷

یہ امر ایک حقیقت ثابتہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ کہ اسلام سے بڑھ کر آزادی کا کوئی حامی نہیں۔ اور اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس نے حب وطن کو جزو ایمان اور خدمت وطن کو ایک نہایت مستحسن فعل قرار دیا ہے لیکن اسلام کے صحیح مفہوم کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ہمیں یہ کہنے میں بھی قطعاً باک نہیں کہ سچا مسلمان وہی ہو سکتا ہے جو اپنے پیارے مذہب کے لئے ہر عزیز سے عزیز شے کی قربانی بھی بطیب خاطر برداشت کرنے کے لئے نہ صرف تیار رہو۔ بلکہ اسے اپنے لئے فلاح دارین یقین کرے۔ اور اگر اسلام کے لئے اسے اپنی جان۔ اولاد۔ مال و منال اور وطن بھی چھوڑنا پڑے۔ تو اسے قطعاً دریغ نہ ہو۔ اس لئے اس سوال کا جواب ایک سچے مسلمان کی طرف سے یہی ہو سکتا ہے کہ اسلام اسے ہر شے پر مقدم ہے۔ استخلاص وطن تو ایک ادنی سی چیز ہے۔ تمام دنیا کی بادشاہت کے لئے بھی اگر کوئی شخص اسلام کو قربان کرتا ہے۔ تو ہمیں کہنے دیجئے۔ اس نے سخت خسارہ اور گھاٹے کا سودا کیا۔ اور ایک سچے اور پکے مسلمان سے یہ توقع رکھنا کہ وہ کسی دنیاوی لالچ کے لئے اپنے پیارے دین کو قربان کر دے گا اس کی خطرناک ترین توہین ہے ÷

مسلمانوں نے دنیا میں جو عروج جو اقبال۔ جو فارغ البالی اور مرفع الحالی حاصل کی۔ وہ محض اتباع احکام خداوندی اور تعلیم اسلام کی پیروی کا نتیجہ تھی۔ اور انکی ذلت کا راز بھی احکام شریعت کی خلاف ورزی میں مضمر ہے جس دن سے مسلمان اسلامی فرائض کی ادائیگی میں سست ہوئے۔ اسی دن سے انکے سروں پر ذلت و ادبار اور نکبت و افلاس کی تیرہ و تار گھٹائیں منڈلانے لگیں۔ اس لئے مسلمانوں کی ترقی اور کامیابی کا باعث یہی ہے کہ وہ اسلام کو ہر چیز پر مقدم کریں۔ اور یہ بات اچھی طرح برادرانِ وطن کے ذہن نشین کر دیں۔ کہ وہ اسلام پر کسی چیز کو ترجیح نہیں دے سکتے۔ ہاں جہاں تک اسلامی فضیلت و خودداری اور مسلمانوں کے مفاد کو نقصان نہیں پہنچتا۔ وہاں تک ملک کی کسی بھی حقیقی اور دانشمندانہ خدمت سے دریغ کرنا بھی مفہوم اور منشائے اسلام کے منافی ہے ÷

ہم سمجھتے ہیں۔ مسلمانوں کے لئے یہ امر نہایت ضروری ہے کہ وہ اپنی مذہبی پوزیشن اور دین اسلام کی اہمیت کو اپنے وطنی بھائیوں کے سامنے پوری وضاحت سے رکھ دیں۔ کیونکہ وہ جبکہ خود ہر ضرورت کے موقع پر اپنے مذہب اور مذہب کے قوانین جس طرح مناسب چاہیں بدل لیتے ہیں۔ اسی طرح مسلمانوں سے بھی توقع رکھتے ہیں۔ انہیں بتا دینا چاہئیے۔ انکی یہ توقع مسلمانوں کے متعلق کبھی پوری نہیں ہو سکتی۔ ہر مسلمان کے لئے ہر حالت میں اسلام کو مقدم رکھنا لازمی ہے۔ اور یہی بات اسکی ترقی اور ذلت و ادبار سے مخلصی کا موجب ہو سکتی ہے ÷

مشترکہ مقاصد کے لئے اتحاد

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کی یہ تحریک کہ معاندین اسلام کی جارحانہ کارروائیوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے مسلمان اپنے اپنے عقیدہ اور خیال پر قائم رہ کر مشترکہ امور میں متحد ہو کر کام کریں۔ مسلمانوں کی تمام مصائب اور بیماریوں کا مکمل علاج اپنے اندر رکھتی ہے۔ اور یہی ایک ایسا ذریعہ ہے جو انہیں ہر قسم کی پریشانیوں سے نجات دلا سکتا ہے۔ چنانچہ قوم کے سمجھدار۔ ہوشمند اور دردِ دل رکھنے والے طبقہ نے اس تحریک کو نہایت عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھا۔ اور اسکی معقولیت کا اعتراف کرتے ہوئے تائید میں آواز بلند کی لیکن بدقسمتی سے مسلمانوں میں ہمیشہ سے ایک طبقہ ایسا چلا آتا ہے جو اسلامی اتحاد کو اپنے ذاتی مفاد کے لئے تباہ کن سمجھ کر آتش افتراق کو ہوا دینے میں کوشاں رہتا ہے ایسے بدنہاد طبقہ کا سرگروہ لاہور کا اخبار "زمیندار" ہے جس نے اس نہایت معقول تجویز کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ اسے بھی طوعاً و کرہاً اپنے پروگرام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے اس تجویز کی معقولیت کا اعتراف کرنا پڑا۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"ہندوستان کو آزاد کرانے کے لئے اولین شرط ہندو مسلم اتحاد ہے اپنے اپنے

مذہب پر قائم رہ کر ہمارا مشترکہ مفاد ہیں متحد ہو کر بدیشی حکومت سے مقابلہ کرنا لازمی و لابدی ہے" (۲۷ر جون)

اب سوال یہ ہے۔ اگر استخلاص وطن کا خیال ہندوؤں اور عیسائیوں سے مسلمانوں کو متحد کر سکتا ہے۔ تو اسلامی فرقے کیوں آپس میں متحد نہیں ہو سکتے۔ بات یہ ہے۔ اس وقت "زمیندار" ہندوؤں کے پاؤں میں مسلمانوں کو گرانے کے صلہ میں چونکہ لطف و اکرام حاصل کر رہا ہے اسلئے وہ یہ تلقین کر رہا ہے۔ کہ مسلمان اپنے مذہب پر قائم رہ کر ہندوؤں کو اپنا ملجا و ماوا سمجھ لیں۔ لیکن جب اسلامی فرقوں کے اتحاد کا سوال آتا ہے۔ تو گو غیر مذاہب کے لوگوں سے اتحاد کرنے کی بجائے ان کا آپس میں اتحاد ہونا ضروری ہونیکے ساتھ ہی بہت آسان بھی ہے۔ تاہم اسکی مخالفت کیجاتی ہے کیونکہ اگر مسلمان متحد ہو جائیں۔ اور داخلی مناقشات میں اپنا مال اور وقت ضائع کرنے کی بجائے مشترکہ فوائد کے حصول کی کوشش میں لگ جائیں۔ تو پھر "زمیندار" کو کون پوچھے۔ یہ وجہ ہے کہ وہ مسلمانوں کو ہندوؤں کے ساتھ اتحاد کرنے یا بالفاظ دیگر ان کے قبضہ و تصرف میں اپنے آپ کو دیدینے کی پرزور تلقین کر رہا ہے لیکن جب اس کے خود تسلیم کردہ اصل کے ماتحت کہ ہر فرقہ اپنے اپنے عقائد پر قائم رہے۔ مسلمانوں کے اتحاد کا سوال آتا ہے۔ تو اس کی مخالفت شروع کر دیتا ہے ؛

آریہ اور گورنمنٹ کا دروازہ

"آریہ سماجیوں نے کبھی امداد کے لئے گورنمنٹ کا دروازہ نہیں کھٹکھٹایا کیونکہ آریہ سماج کا دعویٰ ہے۔ سچائی چھپانے سے نہیں چھپ سکتی" یہ وہ الفاظ ہیں۔ جو آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا پنجاب، سندھ، بلوچستان کے ہفتہ وار آرگن "آریہ گزٹ" (۱۸ر اپریل) نے شائع کئے۔ اور اس سلسلہ میں شائع کئے۔ کہ آریہ سماجیوں نے کبھی سماج کے متعلق کسی کتاب کے شائع ہونے سے اسے ضبط کرانے کیلئے گورنمنٹ کا دروازہ نہیں کھٹکھٹایا۔ حالانکہ اس میں ذرا بھی صداقت نہیں۔ یہ محض ایک ڈھینگ ہے۔ جس کی خلاف ورزی آریہ سماجی بارہا کر چکے ہیں۔ اور حال میں انہوں نے ایف۔ کے خان درانی کی ایک کتاب کے خلاف شور مچا رکھا ہے۔ چنانچہ جہاں آریہ اخبار پے در پے اسے ضبط کرانے کیلئے گورنمنٹ کا دروازہ کھٹکھٹا رہے ہیں۔ وہاں مختلف مقامات پر جلسے منعقد کر کے یہی مطالبہ کر رہے ہیں۔ لاہور کے جلسہ میں بالفاظ پرتاپ (۲ر جولائی) آریوں نے یہ ریزولیوشن پاس کر کے گورنمنٹ کے پاس بھیجا ہے۔ کہ

"گورنمنٹ کا فرض ہے کہ وہ اس کتاب کی اشاعت کو روک دے"

اگر یہ امداد کے لئے گورنمنٹ کا دروازہ کھٹکھٹانا نہیں۔ تو نہ معلوم آریہ اس کا کیا نام رکھتے ہیں۔ آریوں کو چاہیئے۔ کبھی تو اپنی کسی بات کا پاس کیا کریں۔ اور یاد رکھیں۔ پبلک کا حافظہ اتنا کمزور نہیں کہ وہ اتنی جلدی انکے پہلے دعووں کو فراموش کر سکتی ہے اب باقی آریوں کو ایف۔ کے خان درانی کی کتاب کے خلاف ایک لفظ بھی نہیں کہنا چاہئے۔ یا تسلیم کر لینا چاہئے۔ کہ اگرچہ دوسروں کے نہایت مقدس بزرگوں اور پیشواؤں کے خلاف وہ بدسے بدترین الزامات تراشنے میں کمال رکھتے ہیں۔ لیکن اپنے سوامی کے متعلق واجبی نکتہ چینی بھی برداشت نہیں کر سکتے ؛

مذہبی مناظروں میں غیر مسلم حکم

ہمارے ساتھ جن لوگوں کو خواہ مخواہ الجھنے کا شوق ہوتا ہے ان کی طرف سے ہمیشہ خالص مذہبی امور میں غیر مسلم حکم کے تقرر کا مطالبہ ہوتا ہے۔ اگرچہ یہ ایک شرمناک مطالبہ ہے۔ لیکن صرف عوام ہی نہیں۔ بلکہ مولوی ثناء اللہ جیسے مدعی علم بھی اسے جائز سمجھتے ہیں۔

اخبار زمیندار، ۲۷ر جون ایک مباحثہ کا ذکر کرتے ہوئے جو سنیوں اور وہابیوں کے درمیان ہوا۔ لکھتا ہے۔

"لطف یہ ہے کہ اس مناظرہ میں ثالثی کا فرض ایک سکھ زمیندار سردار نہال سنگھ انجام دے رہے تھے۔ اشتہار میں علماء اہلحدیث نے اس امر پر بہت بغلیں بجائی ہیں۔ اور لکھا ہے کہ لیجئے۔ سردار نہال سنگھ نے بھی فیصلہ کر دیا کہ اہل حدیث برسر حق ہیں۔ اللہ اللہ آج مسلمانوں کی دینداری کا یہ عالم ہے۔ کہ وہ غیر مسلموں کو اپنے مذہبی مناظروں میں حکم مقرر کرتے ہیں۔ اور ان کے فیصلہ پر سر تسلیم خم کر دیتے ہیں"

اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ ایسے لوگوں کے نزدیک مذہب کھیل تماشہ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ اور مباحثات سے ان کی غرض محض ہار جیت ہوتی ہے۔ نہ کہ احقاق حق۔ ورنہ کجا حق۔ اور کجا ایک غیر مسلم کا فیصلہ۔

ارتکاب جرائم کی ایک بڑی وجہ

لکھنؤ کی ایک خبر ہے۔ کہ ایک شخص زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند گرفتار کیا گیا ہے۔ اس نے ایک ہفت سالہ بچہ کو محض اس لئے قتل کر دیا۔ کہ اس کے نہایت معمولی قیمت کے نقرئی کڑے حاصل کر سکے۔ اس نے جو بیان دیا۔ اس میں کہا۔ میں کئی روز کا بھوکا تھا اس لئے اس جرم کا مرتکب ہوا۔

اگر بنظر غائر ہندوستانی زندگی کا مطالعہ کیا جائے۔ تو سینکڑوں ہزاروں ایسے لوگ نظر آئینگے۔ جو جھوٹ دغابازی۔ مکاری۔ فریب اور دھوکہ وغیرہ جیسے شرمناک افعال سے لبریز زندگی محض اس لئے بسر کرنے پر مجبور ہیں۔ کہ تہذیب نو کے نئے نئے لوازمات نے معاشرت کو نہایت گراں بنا دیا ہے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں ذرائع آمدنی نہایت محدود ہیں۔

حکومت جس قدر روپیہ انسداد جرائم اور پھر ان کے وقوع کے بعد ان کی تفتیش وغیرہ پر خرچ کرتی ہے۔ اگر اسی روپیہ سے بیکاروں کی امداد کے ذرائع مہیا کرے۔ تو بہت سی پریشانیوں سے نجات حاصل کرنے کے علاوہ ملک میں ایک حد تک ہر دلعزیز بھی ہو سکتی ہے

برادران وطن کی اصلاحی سرگرمیاں

مسلمانوں کے افلاس و ناداری کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے۔ کہ انہوں نے اپنے محدود ذرائع آمدنی کا لحاظ نہ کرتے ہوئے ہندوؤں جیسی مالدار قوم کے رسوم و رواج کی پابندی اپنے لئے فرض قرار دے لیا ہے۔ حالانکہ قرآن کریم میں مسرفین کے لئے اخوان الشیاطین کا الٰہی ارشاد موجود ہے۔ مسلمانوں کی تو یہ حالت ہے لیکن ہندو صاحبان زمانہ کی ترقی سے فائدہ اٹھا کر جہاں اپنی آمدنی کے ذرائع بڑھا رہے ہیں۔ وہاں وہ بے فائدہ رسوم بھی ترک کر رہے ہیں چنانچہ معاصر منادی (۲۱ر جون) لکھتا ہے۔

"ضلع بدایوں کی جاٹ سبھا نے اپنے اجلاس میں متفقہ طور پر یہ طے کیا۔ کہ شادی کے مواقع پر سو روپیہ سے زیادہ زیور پر نہ خرچ کئے جائیں۔ دعوت پر بھی اتنی ہی رقم صرف کی جائے دلہن کے کپڑے تیس روپیہ سے زیادہ کے نہ ہوں۔ چھوچھک۔ بھاٹ رنڈی۔ بکھیر۔ آتشبازی اور تمام مذموم رسمیں ترک کر دی جائیں شادی کا زیور کسی کو نہ دکھایا جائے۔ غمی کی رسمیں بھی چھوڑ دی جائیں"۔

کیا ابھی وقت نہیں آیا۔ کہ وہ مسلمان جو بیاہ شادی کی رسوم پورے کرنے کے لئے قرض اٹھا کر خود تباہی کے گڑھے میں گر جاتے ہیں۔ وہ بھی فضول رسوم ترک کر دیں ؛

بندا بیراگی کی اصلیت

ہندو صاحبان محض اس لئے کہ بندا بیراگی نے حکومت وقت کے خلاف بغاوت کی۔ اور جن مسلمانوں پر اس کا قابو چلا۔ ان کی ایذا رسانی اور تکلیف دہی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ اس کی یادگاریں قائم کر رہے ہیں۔ اور اس کے لئے نہایت بلند مقامات تجویز کر رہے ہیں۔ حالانکہ وہ جو کچھ تھا۔ اور اس کے ساتھی جیسے لوگ تھے۔ وہ سب جانتے ہیں۔ حتیٰ کہ ہندوؤں کو بھی خوب معلوم ہے۔ چنانچہ اخبار "کرم ویر" جس نے بندا کی یادگار میں ایک خاص پرچہ شائع کیا۔ لکھتا ہے۔

"اس نے منچلی طبیعتوں کو لوٹ مار کی دعوت دی جس سے رہزن اور ڈاکو اس کی فوج میں شامل ہو گئے"

ایک ایسے شخص کی جو چند ایک رہزنوں اور ڈاکوؤں جیسے ننگ انسانیت لوگوں کا سردار ہو۔ اور انہیں رہزنی اور ڈاکہ زنی کی دعوت عام دے۔ اس قدر عزت افزائی اور قدردانی کرنا کچھ عجیب سی ذہنیت ہے

روس و برطانیہ کے تعلقات

روس میں سوویٹ حکومت کے استحکام کے بعد اگرچہ برطانیہ و روس میں سیاسی تعلقات قائم ہو گئے تھے۔ لیکن بعد میں جب برطانیہ انگلستان نے روس پر یہ الزام لگایا۔ کہ وہ ہندوستان اور انگلستان میں انقلاب برپا کرنے کی کوشش میں ہے۔ یہ الزام درست تھا۔ یا نادرست۔ اس کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ روس و برطانیہ کے تعلقات دن بدن کشیدہ ہوتے چلے گئے غلط فہمیاں بڑھتی چلی گئیں۔ اور سیاسیات عالم میں ہر دلی سی الجھن کے وقت بھی قیام امن کے حامی اس احتمال سے سراسیمہ ہونے لگے۔ کہ کہیں یہ انگلو رشین جنگ پر منتج نہ ہو۔ غرضیکہ کہا جا

سکتا ہے۔ کہ یہ کشیدگی امن عامہ کے لئے خطرۂ عظیمہ کی حیثیت رکھتی تھی۔ اور عام طور پر خیال کیا جاتا تھا کہ ایک نہ ایک دن یہ بریچ دنیا کے امن وامان کو جلا کر رکھ دیگی۔

لیکن برٹش پارلیمنٹ پر لیبر پارٹی کے اقتدار سے جہاں اور کئی ایک انقلابات متوقع ہیں۔ وہاں یہ بھی ایک نئی بات معلوم ہوئی ہے۔ کہ روس و برطانیہ کے درمیان سفارتی تعلقات کے قیام کی کوشش ہو رہی ہے۔ اور انگلستان کی برسر حکومت پارٹی اس کے لئے اس قدر آرزومند ہے۔ کہ مقدمہ سازش میرٹھ کا افتتاح کرتے ہوئے مسٹر لینگ فورڈ جیمز سرکاری وکیل کے روس کے متعلق جابر۔ ظالم۔ تنگدل وغیرہ الفاظ کے استعمال کو بھی وہ اینگلو۔ رشین اتحاد کے لئے مضرت رساں خیال کرنے کی وجہ سے ناپسند کرتی ہے۔ اور با اثر ولائتی اخبارات نے اس کے خلاف آواز اٹھائی ہے۔ اگر یہ تجویز بروئے کار آگئی۔ تو اس سے امن عالم کے استحکام کی توقعات زیادہ دیرپا اور مضبوط سمجھی جاسکیں گی ؎

مسلمانان پنجاب کی تعلیمی ترقی اور مسٹر منوہر لال

مسٹر منوہر لال وزیر تعلیم پنجاب کی حمائت میں ہندو اخبارات جو دلائل پیش کیا کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے۔ کہ ان کے زمانۂ وزارت میں مسلمانان پنجاب نے تعلیم میں اتنی ترقی کی ہے جتنی سر فضل حسین کے زمانہ وزارت میں بھی نہیں کی۔ چنانچہ اخبار ملاپ (۸ر جون) لکھتا ہے۔

"میاں فضل حسین کی وزارت تعلیم کے زمانہ میں مسلمانوں نے تعلیم میں اتنی ترقی نہیں کی۔ جتنی انہوں نے لالہ منوہر لال کے زمانہ وزارت میں کی ہے"

اگرچہ اس دعویٰ کو اور بھی کئی طریق سے بے سروپا اور غلط قرار دیا جاسکتا ہے۔ لیکن ہم ایک بالکل آسان صورت اختیار کرتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ اگر مسلمانان پنجاب کو تعلیمی لحاظ سے مسٹر منوہر لال کے زمانہ میں اتنے فوائد حاصل ہوئے ہیں۔ جتنے سر فضل حسین کی وزارت کے زمانہ میں نہیں ہوئے تھے۔ تو پھر سر فضل حسین کے خلاف ہندوؤں نے جو ایجی ٹیشن پھیلائی تھی۔ اس کا کیا مطلب تھا۔ اور کیوں اس سے زیادہ زور کے ساتھ وہ مسٹر منوہر لال کے خلاف آواز نہیں اٹھاتے۔ مسٹر منوہر لال کی حمائت میں ہندوؤں کا کھڑا ہونا ہی ان کے دعویٰ کو غلط ثابت کر رہا ہے۔

کیا لالہ صاحب کے عہد وزارت میں مسلمانوں کی تعلیمی ترقی کا یہی ثبوت ہے کہ ان کے زمانہ میں ۳۲ سکول امدادی فہرست پر آئے جن میں سے صرف دو اسلامی سکول تھے۔ ساٹھ ہزار روپیہ بطور امداد تقسیم ہوا۔ جس میں سے مسلمانوں کو صرف ڈھائی ہزار ملا۔ پنجاب میں مسلمانوں کی آبادی اور تعلیم میں پسماندگی کو دیکھئے۔ اور پھر وزیر تعلیم کی یہ تقسیم ملاحظہ کرنے سے اصل حقیقت واضح ہو جاتی ہے ؎

اشارات

سیرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ۲ر جون کے جلسوں کی مخالفت اگرچہ ایک خاص قسم کے مسلمان کہلانیوالوں نے بھی کی۔ لیکن ان سے بڑھ کر آریوں نے کی۔ اور شائد یہ بات تعجب اور حیرت سے سنی جائے۔ آریوں سے بھی بڑھکر اس مقدس تحریک کی مخالفت کرنے والے ہمارے غیر مبائع دوست ہیں۔ گو "دکیا بدی اور کیا بدی کا شوربا" کی مثال ان پر صادق آئے۔ اور ان کی فتنہ پردازی ایک محدود دائرہ کے اندر اندر ہو۔ لیکن اپنی طرف سے انھوں نے شر انگیزی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا ؎

باوجود اس کے جب انہیں ناکامی اور نامرادی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آیا۔ اور خدا کے فضل و کرم سے تمام ہندوستان میں نہایت شاندار جلسے ہوئے۔ جن میں معزز مسلمانوں کے علاوہ معزز غیر مسلم اصحاب نے بھی شمولیت اختیار کی۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق نہایت پرزور اور مخلصانہ تقریریں کیں۔ تو انہیں چاہئے تھا۔ شرم و ندامت کے گڑھے میں ڈوب مرتے۔ کہ انھوں نے مسلمان کہلا کر ایسے جلسوں کی مخالفت کی۔ جن میں غیر مسلموں نے بانی اسلام کی تعریف و توصیف بیان کی۔ لیکن ان سوختہ دلوں کے لئے اس بات نے تیل کا کام دیا۔ ان کے قلوب سے عداوت اور دشمنی کے اور زیادہ شعلے نکلنے لگے۔ اس طرح جل بھن کر انھوں نے وہ قدم اٹھایا جس کی وجہ سے نادان غیر احمدیوں اور عداوت کیش آریوں کو بھی مات کر گئے ؎

"پیغام صلح" (۱۴ر جون) نے لکھا۔ ۲ر جون کے جلسوں میں غیر مسلموں سے تقریریں کرا کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی "کھلی توہین" کرائی گئی ہے۔ کہیں ایسا ہوا ہوتا۔ تو ان لوگوں کے لئے اس سے بڑھ کر خوشی کی بات کیا ہو سکتی تھی۔ جنھوں نے "ودیا جیون" اور "رنگیلا رسول" کی سی ناپاک کتابیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف لکھیں۔ اور جو آئے دن آپ کی تحقیر کرنا اپنا فرض اولین سمجھتے ہیں۔ لیکن انہیں تو ۲ر جون کے جلسوں میں کہیں یہ بات نظر نہ آئی نظر آنا تو الگ رہا۔ اس کا شبہ بھی نہ گذرا۔ ورنہ آریہ ان جلسوں کی مخالفت نہ کرتے۔ بلکہ حامی بن جاتے۔ مگر نہیں۔ وہ جانتے ہیں۔ اس طرح اس انسان کی پاکیزگی اور تقدس کا سکہ دنیا میں بٹھایا جا رہا ہے۔ جسے ضد اور تعصب کی وجہ سے وہ برا بھلا کہتے ہیں۔ اس لئے انھوں نے بھی ان جلسوں کی مخالفت کرنا ہی اپنا فرض قرار دیا۔ اور غیر مبائعین کے پہلو بہ پہلو کھڑے ہو کر کام کرنے لگے۔ چنانچہ ۱۴ر جون کے پیغام صلح کا وہ مضمون جو ۲ر جون کے جلسوں کے خلاف اس نے لکھا۔ نہ صرف "الجمعیت" نے بڑی شان سے اپنے صفحات میں شائع کیا۔ بلکہ "پرکاش" (۳۰ر جون) نے بھی اس سے اپنے صفحہ کو زینت دی ؎

کیا کوئی کہہ سکتا ہے۔ "پرکاش" نے یہ مضمون اس لئے نقل کیا کہ اسے "پیغام صلح" کے ذریعہ یہ سن کر بہت صدمہ ہوا۔ کہ غیر مسلموں نے ۲ر جون کے جلسوں میں "آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کھلی توہین" کی ہے۔ اور وہ چاہتا ہے۔ ایسے جلسے نہ ہوں۔ جن میں "آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کھلی توہین" کی جائے۔ قطعاً نہیں۔ پھر کیا "پرکاش" اور "پیغام صلح" کی ہمنوائی اس بات کا پتہ نہیں دے رہی۔ کہ اسلام کے اور بانی اسلام کے خلاف "پیغام صلح" اور "پرکاش" متحدہ کوشش کے ساتھ میدان عمل میں نکلے ہیں ؎

ہمارے بچھڑے ہوئے بھائیوں کو آریوں کے ساتھ یہ تازہ اتحاد مبارک ہو امید ہے۔ فریقین اسے قائم و برقرار رکھنے میں پوری کوشش کرینگے آریوں کے مدنظر تو یہ بات تو رہنی چاہیئے۔ کہ اسلام کی تخریب کے لئے اسلام کے نام لیواؤں میں سے ایک بھٹکا ہوا طائفہ ہاتھ آگیا۔ اور غیر مبائعین کو یہ سمجھنا چاہیئے۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے خلاف آواز اٹھانے اور اسے نقصان پہنچانے کے لئے آریوں کی سی اشد ترین دشمن قوم انکی ہمنوا بن گئی ؎

ہندوؤں کو اپنی قومیت کی جس قدر پاسداری اور اپنی تعداد میں کمی کا جتنا احساس ہے۔ اس کا پتہ اس خبر سے لگ سکتا ہے۔ جو "کلکتہ کی ہندو طوائفوں کے متعلق اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔ اور جسے "ملاپ" (۲۳ر جون) نے جلی عنوانوں کے ساتھ حسب ذیل الفاظ میں درج کیا ہے :-

"کلکتہ کی طوائفوں میں بعض عیسائی مشنریوں کی طرف سے پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ تا کہ ان کو ہندو دھرم سے پتیت (مرتد) کیا جائے۔ معتبر ذریعہ سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بعض عیسائی مشنری لیڈیاں اس کام میں امداد کے لئے طلب کی گئی ہیں۔ یہ بھی مسلمہ امر ہے کہ مسلمانوں نے بھی ان طوائفوں کو مذہب اسلام میں لانے کی منظم کوشش شروع کر دی ہے۔ اور بہت سی ہندو طوائف پہلے ہی مسلمانوں کے حرم کی زینت ہو چکی ہیں ؎

ہندو طوائفوں کا شرمناک زندگی ترک کر کے شریفانہ طریق اختیار کرنا اگر "ہندو دھرم سے پتیت" ہونا ہے۔ تو کیا اس سے یہ سمجھا جائے کہ "ہندو دھرم" طوائفانہ زندگی" کی اجازت دیتا ہے۔ ہندو دھرم اجازت دے یا نہ دے۔ "ہندو طوائفوں" کے مسلمان یا عیسائی ہو کر بازار حسن کو ویران کر دینے کا جو خدشہ "ملاپ" کے سے اخبارات کو ہوا ہے۔ اسے "ہندو جاتی" کی خیر خواہی کا نتیجہ سمجھنا چاہیئے ؎

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

ایمان کی مضبوطی کے ساتھ اعمال کی خوبصورتی ضروری ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بمقام سرینگر کشمیر

(فرمودہ ۲۱ جون سنہ ۱۹۲۹ء)

تشہد اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

انسانی ذمہ واری

دنیا میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کرکے ایک ایسی ذمہ واری عائد کی ہے جو اپنے اندر بہت سی نوعیتیں رکھتی ہے۔ اور جسکی بہت بڑی طاقت ہے جس طرح ایک درخت کی پہلے جڑھ ہوتی ہے۔ پھر شاخیں۔ اور اس میں شبہ نہیں کہ جبتک جڑھ مضبوط نہ ہو۔ اُس وقت تک درخت پوری غذا لے کر بڑھ نہیں سکتا اور جبتک بڑھے نہیں اس وقت تک شاخیں اور پتے بھی نہیں نکال سکتا لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ خوبصورتی اور نفع شاخوں میں ہی ہے۔ ایک نہایت خوبصورت درخت کی شاخیں کاٹ ڈالو تو کوئی بھی اسے دیکھ کر خوش نہ ہوگا۔ یوں تو عام چیزیں اچھی ہی ہوتی ہیں لیکن بعض وہ ہوتی ہیں جو اپنی طرف نظر کو کھینچتی ہیں۔ ایک خوبصورت سرسبز گھنے پتوں والا درخت انسان کی توجہ اپنی طرف کھینچ لیتا ہے لیکن اگر اسکی ٹہنیاں کاٹ ڈالیں تو وہی بدصورت ہو جائے گا اور کسی کو بھی اپنی طرف نہ کھینچے گا۔

دین کی جڑھ

دین میں جڑھ ایمان ہے جب کسی انسان کو ایک خدا کا جو کہ تمام صفات سے متصف ہے پتہ لگ جاتا ہے تو وہ ہر قسم کے شرک سے پاک ہو جاتا اور توحید کا مقام حاصل کر لیتا ہے۔ اس توحید کی تعلیم زمانہ کے نبی کے ساتھ تعلق پیدا ہونے سے حاصل ہوتی ہے۔

اعمال صالحہ

مگر باوجود ایمان کی تجلّی کے انسان میں خوبصورتی نہیں آتی جب تک اعمال صالحہ کی سبز ٹہنیاں اور پتے اسے نہ لگیں۔ اور جبتک ان پتوں اور شاخوں کے ذریعہ خوبصورتی نہ پیدا ہو۔ اُسوقت تک لوگ اسکی طرف رجوع بھی نہیں کرتے۔ جڑھ خواہ کیسی ہی مضبوط کیوں نہ ہو۔ مگر شاخوں کے بغیر ایک درخت درخت نہ کہلائیگا۔ برخلاف اس کے ایک چھوٹا سا درخت جسکی ایک جڑھ ہو اور وہ اپنی حیثیت کیمطابق شاخیں بھی رکھتا ہو۔ تو لوگ اسے درخت کہینگے اور گزرنے والے اس کیطرف مسرت کی نظر بھی ڈالینگے۔ اسی طرح وہ شخص جو ایمان کے لحاظ سے پختہ ہو۔ خوبصورتی اُسی وقت اسے حاصل ہوگی جبکہ اعمال صالحہ اور اخلاق حسنہ کی شاخیں اور پتے اسے لگیں گے اعمال صالحہ اور اخلاق حسنہ صرف رحم کا نام نہیں۔ کہ ایک شخص ہر وقت رحم سے کام لیتا رہے۔ تو اُسے صالح کہا جائے۔ نہ ہی اعمال صالحہ صرف ذکر اللہ کا نام ہے۔ اسکی مثال ایسے درخت کی ہوتی ہے جو صرف ایک دو شاخیں رکھتا ہو۔ ایسے درخت کو لوگ کبھی خوبصورت نہ کہیں گے اور نہ اس کے سایہ کے نیچے آکر بیٹھنے کی کوشش کرینگے۔ اس ملک کا نہایت سایہ دار درخت چنار ہے اب اگر اس درخت کی تمام شاخیں کاٹ دی جائیں تو کون اس کیطرف رجوع کرے گا۔ اور کون اس کے سایہ کے نیچے بیٹھنے کی خواہش رکھے گا اس کے مقابل پر گلاب کے ایک چھوٹے سے پودہ کو لیں لوگ اسکی خوبصورتی سے فائدہ اُٹھائیں گے۔

پس گو ایمان اور یقین نہایت ضروری اور پہلی چیز ہے لیکن جبتک کوئی شخص اعمال کی گوناگون باتیں حاصل نہیں کرتا تب تک لوگوں کو اپنی طرف کھینچنے اور نفع پہنچانے کا ذریعہ نہیں ہو سکتا۔

ٹھوکر کا موجب

یہی وجہ ہے باوجودیکہ بعض لوگ اپنے ایمان میں کامل ہوتے ہیں مگر اعمال سے خالی ہونیکی وجہ سے لوگوں کی ٹھوکر کا موجب ہو جاتے ہیں ایسا شخص جو کہ اعمال کی کمزوری کیوجہ سے نافع الناس نہ ہو اور کسی کے کام نہ آنیوالا ہو جس جگہ بھی رہتا ہو اُس کے محلے کے لوگ بجائے اس کے کہ اسکی طرف رجوع کریں اسے نفرت کی نگاہ سے دیکھیں گے وجہ یہ کہ اسکے ایمان کی جڑھ کے ساتھ اعمال کی شاخیں نہ ہونگی پس خالی جڑھ کیطرف توجہ کرنا کافی نہیں ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ شاخیں بغیر جڑھ کے نہ پیدا ہو سکتی ہیں نہ قائم رہ سکتی ہیں لیکن اعمال کا ہونا ضروری ہے۔

اعمال کے نقائص

اعمال کے نقص کی وجہ سے انسان بجائے نفع رسان ہونیکے مضرت رساں ہو جاتا ہے۔ مثلاً کسی کو چغلی کی عادت ہوتی ہے جس میں وہ لوگوں میں فساد ڈلوا دیتا ہے باوجودیکہ اس کے اندر ایمان کی خوبی موجود ہوتی ہے۔ یا مثلاً بعض کو دوسروں کی تحقیر کرنے کی عادت ہوتی ہے خواہ ایسا شخص رحم اور احسان بھی کرے۔ مگر ایسے طریق پر کرے کہ احسان کے ساتھ دوسرے شخص کی تحقیر بھی ہو جائے مثلاً ایسا شخص جب کسی فقیر کو کبھی دیگا تو پیسہ وغیرہ تحقیر کے ساتھ پھینک کر دیگا۔ تو بسا اوقات ایک شخص احسان کرتے ہوئے ساتھ ہی دوسرے کی تحقیر بھی کر دیتا ہے مگر کوئی خوددار شخص عزت برباد کرنا نہیں چاہتا۔

اخلاق حسنہ

پس صحیح طریق یہ ہے کہ انسان ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ اور اخلاق حسنہ حاصل کرنے کی کوشش کرے اور جسقدر کسی کی طاقت ہو اسقدر کرے۔ اس سے وہ اپنی حالت میں ایک پورا درخت ہو جائے گا جو کم و بیش دوسروں کے لئے فائدہ کا موجب ہوگا اس کے اندر حسن سلوک کی عادت ہو۔ احسان کرنے کا مادہ ہو۔ لوگوں کی مدد کرنے اور بھلائی کرنیکی عادت ہو۔ الغرض تمام قسم کی نیکیاں کم و بیش اسکے اندر ہوں۔ اور عیوب کو اپنے اندر سے دُور کرے پھر جو کمیاں رہ جائینگی انکی لوگ پرواہ نہیں کرتے لیکن ہر قسم کی نیکیاں انسان کے اندر ضرور ہونی چاہئیں۔ تب ہی اس کے اندر سرسبز درخت والی خوبصورتی پیدا ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایمان کی مضبوطی کے ساتھ اعمال کی خوبصورتی عطا فرما کر ایک سرسبز خوبصورت اور نفع رساں درخت بنائے۔

مرتبہ خاکسار حشمت اللہ۔

مکتوب امام علیہ السلام

سوال ۱ روح اور نفس میں کیا فرق ہے۔ روح۔ نفس اور دماغ میں دماغ کی کیا حیثیت اور کام ہے۔

جواب۔ روح اور نفس میں نمایاں فرق ہے۔ روح ایک وجود ہے۔ اور نفس ایک قوت فعلیہ کا نام ہے۔ روح انسانی دماغ کے ذریعہ سے انسان سے کام لیتی اور اس کے اثرات جس وقت دماغ میں ایک متعین صورت اختیار کرتے ہیں تو اس کا نام نفس ہوتا ہے جیسے تار دینے والا جب آلہ تار کو حرکت دیتا ہے تو دوسری طرف اس کے خیالات کا اظہار ہوتا چلا جاتا ہے۔ روح جو ہے وہ تار دینے والا وجود ہے۔ دماغ آلہ تار ہے اور اس کے حرکت دینے سے جو ایک متعین مفہوم پیدا ہوتا چلا جاتا ہے وہ گویا نفس ہے۔ لیکن یہ خیال مکمل نہیں ہے اس سے کسی قدر اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ بعض نقائص اس میں ہیں۔

سوال ۲ خدا کی صفات اس کے ساتھ ہی ازلی ہیں یا پیدا شدہ۔ یعنی کیا آپ یہ خیال کرتے ہیں کہ اسکی صفات اس سے علیحدہ نہیں ہو سکتیں۔ یا یہ کہ وہ نئی صفات پیدا کر سکتا ہے۔ اور جب چاہے موجودہ صفات کو برباد کر سکتا ہے۔

جواب۔ صفات الٰہیہ مخلوق نہیں ہیں۔ بلکہ وہ ذات کے ساتھ ہی ازلی ابدی ہیں۔

خاندیس و صوبجات متوسط میں تبلیغی دورہ

۲ جون کے جلسوں کی تحریک اور ناگپور میں یوم النبی کی تقریب پر تقریر کرنے کے لئے میں نے خاندیس برار اور صوبجات متوسط کے بعض حصص کا دورہ کیا۔ اور ۳۷۰۹ میل کا سفر کر کے ۱۴ مقامات کا معائنہ اور ۸ تقریریں کیں ؎

صوبجات متوسط و برار

اس علاقہ میں مسلمانوں کی حالت بہت خراب ہے۔ تعداد میں قلیل تعلیم میں پیچھے۔ نفاق و شقاق و دھڑا بندی میں ترقی یافتہ ہیں۔ ناگپور میں ایک انجمن کا مدرسہ ہے۔ اور امراؤتی میں گورنمنٹ محمڈن سکول ہے۔ دو اخبار ہیں۔ دونوں میں جوت بیزار کا سلسلہ ہے ملا گروہ کا کام اثر ہے۔ چنانچہ جونکہ جلسوں کو ناکام بنانے کے لئے ایک مولوی صاحب نے (جن کی لڑکی اصغری شانتی دیوی بن چکی ہے) اپنی پگڑی لوگوں کے پاؤں پر رکھی۔ اور ایسا ہی امراؤتی میں ایک اور شخص نے کیا۔ مگر تعلیم یافتہ لوگوں نے ان کی باتوں کو نہیں سنا۔ چونکہ ان ممالک میں ہندو آبادی کی کثرت ہے۔ اور حکومت کا تمام کاروبار ہندو چلاتے ہیں۔ اس لئے یہاں کی پالیسی بھی قریباً "موہنجے" پالیسی ہے۔ اور قریباً قریباً ہندو راج ہے۔ ناگپور کے فسادات کا حال سنکر کلیجہ پھٹتا ہے۔ مسلمانوں کو دن دہاڑے قتل کیا گیا۔ ان کی لاشوں کی بے حرمتی کی گئی پولیس کی نالائقی ثابت ہوئی۔ مگر گورنمنٹ نے پولیس افسر کو محض تبدیل کر دیا۔ اس فساد میں ادنیٰ اقوام سے مسلمانوں کو قتل کرایا گیا۔ اور اگر کوئی کمیشن اب بھی تحقیقات کرے۔ تو اسے معلوم ہو گا کہ ایک منظم سازشی طریق تھا جس پر فسادات ہوئے ؎

پاتور و جلگاؤں جامود

اخبارات میں پاتور کے مصلیوں (مسلمان حلال خوروں) کو مسجد سے روکنے کی خبر درج ہے۔ مگر مسلمان یہ خبر سنکر خوش ہوں گے۔ کہ بفضلہ تعالیٰ ایسی خلاف اسلام روش کا ازالہ کر دیا گیا ہے۔ اور ضلع اکولہ کے ایک مسلمان رئیس کی کوشش دانش نے غلطی خوردہ مسلمانوں کو ہوش میں لا کر ارتکاب گناہ سے باز رکھا ہے۔ نیز علاقہ جلگاؤں جامود میں بھی جو مہار قوم سے اعلان جنگ کا مرکز ہے۔ بعض نومسلموں کو مسجد میں نماز پڑھنے سے روکا گیا تھا۔ اور ان کے مخلصانہ خطوط سیکرٹری حمایت اسلام جلگاؤں کے پاس میرے سامنے آئے تھے اس شکایت کا بھی دفعیہ ہو گیا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ہندوؤں کی کثرت آبادی ہے۔ اور وہ مسلمانوں کو بھی چھوت چھات پر آمادہ کرتے ہیں۔ غریب اثر میں آ جاتے ہیں ؎

ہندوؤں میں اچھے لوگ بھی ہیں۔

اگرچہ ہندو قوم پر آریہ سماجی ہونے کا اثر ہے۔ مگر رام و کرشن کے ماننے والوں میں ابھی تک نیک لوگ بھی ہیں۔ چنانچہ ناگپور و پاچورا و امراؤتی میں ہندوؤں نے میری تقاریر سننے۔ پسند کرنے میں بہت حصہ لیا ؎

کچے پھلوں کی بیع

استفتاء ۔ کیا کچے پھل کو خریدنا شرعاً جائز ہے یا نہ ؟ بینوا توجروا :-

فتویٰ :- حدیث آیا ہے۔ نہی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم عن بیع الثمار قبل بدء صلاحہا ۔ اس کے سوا اور الفاظ کے ساتھ بھی یہ حدیث آئی ہے۔ اور اعلیٰ درجہ کی حدیث ہے۔ ان الفاظ کا یہی مطلب ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھلوں کی فروخت کو اس حالت میں ممنوع فرمایا ہے۔ کہ ابھی وہ نفع اٹھانے کے لائق نہ ہوئے ہوں۔ سب محدثین اور فقہاء کے نزدیک اس کی تشریح یوں ہے کہ عرب میں یہ رواج تھا۔ کہ جب کھجوروں کے درختوں پر کچا پھل نمودار ہوتا تو لوگ اس کو فروخت کر دیتے تھے۔ حضور نے اس سے منع فرما دیا۔ کیونکہ خرید و فروخت زمین اور درختوں کی تو ہوتی نہیں۔ صرف پھل کی ہوتی ہے۔ اور ابھی وہ کار آمد نہیں۔ اب اگر خریدنے والا ابھی وقت پھل کو درختوں سے اتارتا ہے۔ تو وہ کسی کام کا نہیں۔ اور اس کا روپیہ ضائع ہوتا ہے۔ اور اگر کار آمد ہونے اور پختہ ہونے تک درختوں پر رکھتا ہے۔ تو اس کا اسے حق حاصل نہیں۔ کیونکہ درخت اور زمین فروخت کرنے والے شخص کی ہے۔ خریدنے والے کا کوئی حق نہیں کہ اپنے پھل کے ساتھ ان کو روک رکھے۔ بائع کی ملکیت کے ساتھ اپنے پھل کی پرورش کرائے۔ اور بائع کی ملکیت سے کچھ لیکر اپنے پھل کے ساتھ ملائے۔ چونکہ زمین کے اجزاء اور درختوں کے رس سے پھل موٹے اور پختہ ہوں گے۔ مگر درختوں پر رکھنا درست نہ ہوا۔ اور فوراً کچے توڑنے سے پھل اور روپیہ ضائع ہوتا ہے۔ اور خریدنے والے کو نقصان پہنچتا ہے۔ اس لئے حضور علیہ السلام نے ایسے کچے پھل کی فروخت ہی سے روک دیا ؎

اب اہل حدیث اور اصحاب ظواہر نے تو مطلقاً پختگی سے پہلے پھلوں کی نسبت کوئی معاملہ کرنا روک دیا۔ لیکن بعض حنفی علماء نے جب یہ دیکھا۔ کہ مالک درخت و زمین جب اجازت دیدے کہ پھل پختہ ہونے تک خریدنے والا اپنے پھل کو درختوں پر رکھے یا علاوہ پھلوں کی خرید کے اگر خریدنے والا اس زمین اور درختوں کو بطور اجارہ اس وقت تک لے لے کہ پھل پک جائے۔ تو پھر جائز ہے انہوں نے مطلقاً کچے پھلوں کا لینا دینا جائز قرار دیدیا ہے۔ مگر حق بات یہ ہے۔ کہ دونوں نے غلطی کی ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ ایک ہے کچے پھلوں کی بیع۔ یہ تو منع اور ناجائز ہے۔ جیسا کہ صاف حدیث میں نہی رسول اللّٰہ عن بیع الثمار الخ فرمایا ہے۔ اور ایک ہے زمین اور درختوں کا کسی وقت تک چند ماہ یا سال یا چند سالوں کے لئے اجارہ کرنا تو اس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع نہیں فرمایا۔ لہذا یہ جائز ہے۔ اس ملک میں جو آم کے باغ ہوتے ہیں۔ جب ان درختوں پر بور آتا ہے۔ تو خریدنے والے ان کو دیکھتے ہیں۔ اور مالک سے بات چیت کر کے رقم کا فیصلہ کرتے ہیں۔ پھر وہ رقم دے کر ایک سال کے لئے یا چند سالوں کے لئے باغ لے لیتے ہیں۔ اس لینے کو ٹھیکہ یعنی اجارہ۔ اور لینے والے کو باغ کا ٹھیکہ دار کہتے ہیں۔ مدت مقررہ تک اس زمین کا گھاس اور اگر کوئی جگہ کاشت کے قابل ہوتی ہے۔ تو اس کی پیداوار اس ٹھیکیدار کا حق ہوتا ہے۔ اور وہی لیتا ہے۔ اسی طرح مختلف درختوں کا جو جو پھل ہوتا ہے۔ وہ بھی ٹھیکیدار لیتا ہے تاوقتیکہ وہ میعاد ختم ہو جائے۔ چنانچہ جس زمانہ میں میں یہاں آیا تھا۔ اس وقت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا باغ مہر نبی بخش عبدالعزیز بٹالوی نے ۵ یا ۷ سال کے لئے لیا ہوا تھا آج کل بھی عقیل نام ایک احمدی نے ۵ سال کے لئے لیا ہوا ہے ظاہر ہے یہ بیع نہیں۔ کیونکہ اس میں میعاد ہے۔ یہ اجارہ ہے جس میں میعاد ہوتی ہے۔ لہذا یہ جائز ہے۔ بیع میں میعاد نہیں ہو سکتی۔ اور منع بیع الثمار سے کیا گیا ہے ؎

لیکن اگر کوئی شخص ایسا نہیں کرتا یعنے میعاد نہیں رکھتا اور نہ اس ملک میں کوئی عرف اور رواج ہے۔ کہ فلاں وقت تک لینے والے کا حق ہے۔ کہ اس درخت والی زمین اور درخت سے نفع اٹھائے اور پھر کچے پھل فروخت کرتا ہے۔ تو چونکہ نہ اس میں میعاد رکھی گئی ہے اور نہ عرفاً کوئی میعاد ہے۔ اس لئے یہ بیع الثمار قبل بدء الصلاح ہے۔ اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ناجائز اور ممنوع قرار دیا ہے۔ لہذا یہ جائز نہیں ہے ؎

بیع اور اجارہ کا فرق اس سے ظاہر ہو جاتا ہے۔ کہ اگر سودے میں کوئی میعاد ہے۔ کہ فلاں وقت تک یہ جگہ جس پر درخت ہیں۔ اور یہ پھل لینے والے کے تصرف اور قبضہ میں رہیں گے۔ اور وہ اپنا پھل ان پر رکھے گا۔ یا سودے میں تو اس میعاد کا ذکر نہ ہو۔ مگر عرف میں ہے۔ کہ جب کوئی ایسے کچے پھل بلا ذکر میعاد لے لے۔ تو وہ حق رکھتا ہے۔ کہ پکنے تک یا فلاں وقت تک یہ جگہ اور درخت اس کے قبضہ اور تصرف میں رہیں گے۔ تو پھر اجارہ ہے۔ جو جائز ہے۔ اور اگر نہ تو سودے میں یہ ذکر ہو۔ اور نہ ہی عرف عام ہو۔ تو پھر یہ بیع ثمار ہے۔ جو پختگی سے پہلے جائز نہیں ؎

محمد سرور شاہ ۔ مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان شرفہا اللہ وعظمہا

---

۲ رجون کے جلسے

متواتر کئی پرچوں میں ۲ رجون کے جلسوں کی اطلاعات نہایت مختصر الفاظ میں شائع کرنے کے باوجود تاحال یہ سلسلہ جاری ہے۔ اب صرف ان مقامات کے نام درج کرنے پر اکتفا جاتا ہے۔ جہاں جلسے ہوئے۔ ان جلسوں کے انعقاد میں جن اصحاب نے حصہ لیا ان کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا جاتا ہے :-

(۱) الہ آباد (۲) محلہ راجہ پور الہ آباد (۳) محلہ کیٹ گنج (الہ آباد) (۴) محلہ سعدی آباد (الہ آباد) (۵) موضع بیل گاؤں (الہ آباد) (۶) موضع سید سراواں (الہ آباد) (۷) نیروبی (افریقہ) (۸) گوجرہ (۹) جھگڑیا (بنگال) (۱۰) مہووال (لدھیانہ) (۱۱) جیو ونجل (گجرات) (۱۲) چک نمبر ۹۹ شمالی (سرگودہ) (۱۳) منڈیوالی (سرگودہ) (۱۴) چک نمبر ۱۰۰ (سرگودہ) (۱۵) پیٹاری (لاڑکانہ) (۱۶) احمد پور (لاڑکانہ) (۱۷) کان پور (۱۸) سہارنپور (۱۹) بجو پورہ (سہارنپور) (۲۰) سہارنپور چھل (۲۱) ہوتی (مردان) (۲۲) ٹوپی (سرحد) (۲۳) اسمٰعیلیہ (سرحد) (۲۴) [illegible] (۲۵) [illegible] (۲۶) [illegible] (۲۷) [illegible] (۲۸) [illegible] (۲۹) [illegible] (۳۰) [illegible] (۳۱) [illegible] (۳۲) [illegible] ؎

ولادتِ مسیح علیہ السلام

اور
ڈاکٹر بشارت احمد صاحب

(ایک معزز غیر احمدی مسلم کے قلم سے)

(۲)

جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اسسٹنٹ سرجن جہلم کا یہ خیال بالکل درست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کا ہر قول اور فعل ہمارے لئے آیت ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ ہم مسیح ابن مریمؑ کو لوگوں کے لئے آیت اور اپنی جانب سے رحمت کا نشان بنائینگے۔ کوئی غیر معمولی امر نہیں۔ یہ امر قابل غور ہے کہ جب ہر مخلوق آیت الٰہی ہے تو مسیح کی پیدائش کو خاص طور پر اپنی آیت اور رحمت کا نشان کیوں مقرر کیا گیا ہے؟ قرآن کریم کی مذکورہ عبارت کے مقام وقوع کا خیال کرنا بھی ضروری ہے۔ جب فرشتہ مریم صدیقہ کو عطائے فرزند کی بشارت سناتا ہے۔ تو وہ فرماتی ہیں۔ بیٹا کس طرح ہو گا۔ مجھے تو کسی بشر نے مس نہیں کیا۔ جواب ملتا ہے اسی حالت میں بیٹا ہو جائیگا اور ساتھ ہی یہ بھی ارشاد ہوتا ہے کہ ہم مسیح کو اپنا نشان اور اپنی رحمت کی علامت بنانا چاہتے ہیں۔ اور اس امر کو ہم نے قضا و قدر کی قید میں مقرر کیا ہوا ہے ۔

غور کرنیکی بات ہے کہ قرآن شریف کی سیدھی سادی عبارت سے کس قدر بداہت اور صراحت کے ساتھ ولادتِ بلا پدر کی تصدیق ہوتی ہے لیکن ہمارے معترضین اپنی خواہشات کو اسکے خلاف پاتے ہیں۔ اس لئے عبارت کے صحیح مفہوم کو ترک کر کے یوسف نجار کو معاذ اللہ ولادت کا سارا منصب سونپ دیتے ہیں۔ کاش وہ محسوس کرتے کہ یہ بھی صریح طور پر برائی کا الزام ہے۔ یہ جیسنہ اسی قسم کا معاملہ ہے کہ جس طرح کوئی کسی بے گناہ پاک دامن عورت پر بُرا الزام لگا دے معاذ اللہ ثم معاذ اللہ ۔

در حدیثِ دیگراں

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو حق کیطرف بلایا۔ فرعون نے مخاصمانہ رویہ اختیار کیا۔ اور خدا کے رسولؑ کی تکذیب کی۔ فرعون بد نصیب کی قوم ہدایت سے محروم رہی۔ لیکن ایک شخص فرعون کی قوم سے ایمان کی نعمت سے بہرہ اندوز ہوا۔ قوم کا طوفانِ مخالفت دیکھ کر اس نے کہا۔ دیکھو اگر موسیٰ غلطی پر ہیں۔ تو اپنے کئے کی عقوبت اُٹھائینگے لیکن اگر یہ خدا کے نزدیک راستی پر ہوئے۔ تو پھر اے نصیحتو۔ تمہارا مستقر سوائے جہنم کے کوئی دوسرا نہ ہو گا۔ اس کی مراد یہ تھی۔ کہ اگر تمہارے قلوب واقعی مرضِ شکوک میں مبتلا ہیں۔ تو مکذب مت ہو۔ اور مخالفت میں اسقدر شدت مت اختیار کرو ۔ جناب ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں ہم باادب تمام یہ گذارش کرنیکی جرأت کرتے ہیں کہ وہ اس طوفان خیزی سے دست بردار ہو کر معتدلانہ طریق اختیار کریں۔ غالباً اُنہیں معصومیت کا دعویٰ نہ ہو گا۔ اور اس امر کو وہ قرین امکان تصور کرتے ہونگے۔ کہ قرآن فہمی میں اُن سے بھی غلطی سرزد ہو سکتی ہے۔ نیز اپنے مرشد کے پاسِ ادب سے انکے لئے سکوت اختیار کرنا ہی اولیٰ ہے

نشان اور معجزہ

ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں۔ "سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ حضرت مسیحؑ کی پیدائش کو اگر بن باپ فرض کر لیا جائے۔ تو لوگوں کے لئے اس میں کیا نشان اور معجزہ ہو گا" آپ تسلیم کر چکے ہیں کہ ہر مخلوقِ الٰہی آیتِ الٰہی ہے۔ جب آپ کے نزدیک محض مرکب نطفہ سے انسان پیدا ہو سکتا ہے۔ اور اسکے سوائے کچھ ممکن ہی نہیں۔ تو طبائع اسکو دہر کا عام قانون سمجھ کر دہریت کی جانب بتدریج مائل ہو جائینگی۔ اور دہریوں کے ہاں جشن ہو گا۔ اس وبائے عام کے دفعیہ کے لئے خدا تعالیٰ اپنی قدرتِ کاملہ سے آیاتِ کبریٰ اور امورِ نادرہ و خاصہ کا اظہار فرمایا کرتا ہے۔ تاکہ مخلوق خالق کی ہستی کو فراموش نہ کرے۔ نزول انجیل سے بہت عرصہ پہلے یسعیاہ نبیؑ کی کتابِ مقدس نے یہ پیشگوئی کی۔ کہ دیکھو کنواری حاملہ ہوگی۔ انجیل نے اعلان کیا۔ کہ خدا کی بات پوری ہوئی۔ اور قادر کے کام نمودار ہو گئے۔ قرآن نے ایک عرصہ بعد میں آ کر پکارا کہ خدا صرف "مرکب نطفہ" کے قانون کا پابند نہیں نطفہ بے حقیقت چیز ہے (ولم تک شیئاً میں اسی کیطرف اشارہ ہے) خدا بغیر مس بشر مجرد اپنے حکم سے بھی اولاد عطا فرما سکتا ہے۔ اور انجیل کا یہ بیان بالکل سچا ہے کہ یحییٰؑ اور عیسیٰؑ بغیر مس بشر کے ہم نے پیدا فرمائے تھے۔ غرض دہریت اور مادہ پرستی کے استیصال کیلئے خدا کا یہ نشان نہایت مؤثر ہے اور مومنین کے لئے معرفت الٰہی کا چشمہ

مرشد سے سمجھ لیں

ڈاکٹر صاحب فرما چکے ہیں "سمجھ میں نہیں آتا" ممکن ہے کہ قاصر الفہمی سے آپ ولادتِ مسیحؑ کے مسئلہ کو قرآن سے نہ سمجھ سکے ہوں آخر آپ بھی بشر ہی ہیں۔ اور غلطی کا امکان آپ کو بھی ہو سکتا ہے واقعی یہ سچ ہے کہ آپ کو یہ معاملہ سمجھ میں نہیں آیا۔ آپ کے مرشد جناب مرزا صاحب نے کیا یہ سچ نہیں لکھا ہے "لا یفہمون الحقیقۃ من الجہلات" کیا آپ کو جناب مرشد سے استفادہ کرنے میں کوئی عار ہے ؟

شوخی کی انتہا

سر سید احمد خان مرحوم اور انکے بعض نیچر پرست رفقاء کا بھی عقیدہ تھا۔ کہ حضرت عیسیٰؑ (معاذ اللہ) یوسف نجار کے نطفے سے پیدا ہوئے تھے۔ وہ لوگ بھی مرکب نطفہ کی کارفرمائیوں کو سنت اللہ پر حادی خیال کرتے تھے لیکن شائد ہی کسی شخص نے مسلمان ہو کر شدت کی وہ راہ اختیار کی ہوگی۔ جو جہلم کے ایک اسسٹنٹ سرجن ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے کی ہے۔ آپ اپنے مذکورہ مضمون میں ذوق و وجدان کی گہرائیوں کے سمندر میں غوطہ زن ہو کر یوں لکھتے ہیں۔ "پس خدا اگر کسی کنواری کو بغیر مس بشر کے حاملہ کر دے تو ظاہر ہے کہ اس بیچاری کی عزت کو لوگوں کی نگاہوں میں **خود خدا نے برباد کر دیا**۔ ایسی صورت میں لوگ مجبور ہیں کہ اس کنواری پر الزام لگائیں۔ اور یہ ساری مصیبت **گویا خود خدا کیطرف سے** نعوذ باللہ ایک ناکردہ گناہ کنواری پر نازل ہوئی" ہم ان سیاہ نویسیوں پر کیا لکھیں۔ اور کن الفاظ میں اس انتہائی شوخی کا ماتم کریں ۔

اللہ اکبر! وہ انسان جسکو خدا تعالیٰ اپنی جانب سے رحمت کا نشان بنائے۔ اسکو برباد شدہ خیال کرنا خدا جانے کس حد تک جائز ہو سکتا ہے؟ خدا ہی سے دعا ہے کہ وہ ان خرافات پر آئندہ مہر لگا دے ۔ اللہ تو فرماتا ہے "ما انا بظلام للعبید" ہم اپنے بندوں پر ہرگز ظلم نہیں کیا کرتے خدا کی رحمتِ خاصہ کو ظلم قرار دینا یقیناً ڈاکٹر صاحب کی زبردستی ہے ۔

اراکین لاہوری جماعت توجہ فرمائیں

ہم اپنے حسنِ ظن کی بناء پر خیال کرتے ہیں۔ کہ جناب مولوی غلام حسن صاحب پشاوری۔ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اور کئی ایک دیگر معزز اراکینِ جماعت لاہور بھی ڈاکٹر صاحب کے اس طرزِ بیان کو ہرگز پسندیدہ تصور نہیں کرینگے۔ ڈاکٹر صاحب کی جماعت میں ایسے حضرات اب بھی موجود ہیں جو حضرت مریم کے بلا شوہر بیٹا جننے پر ایمان لاتے ہیں۔ کیا پھر لازم نہ تھا۔ کہ آنجناب حضرت صدیقہ پر شوہر کا الزام لگانے میں احتراز اور اجتناب فرماتے ۔ اور اگر آپ کو تحقیق حال ہی پیش نظر تھی تو خدا تعالیٰ کی مقدس ذاتِ رفیع الصفات کو کم از کم ناحق ناموس شکن اور ظالم قرار نہ دیتے۔ دل کے بخارات نکالنے کے اور بھی کئی طریقے ہو سکتے تھے۔ جنسے آپ کی سی شان کا کہنہ مشق مقالہ نگار لازمی طور پر واقف ہونا چاہیئے تھا۔ اس لئے کیا یہ اب بھی ممکن ہے کہ ڈاکٹر صاحب علانیہ اپنے ان دل خراش اور جگر پاش فقرات و عبارات کو واپس لینے کا اعلان فرمائیں اور اگر اس فعل کو کسی طرح موجبِ خفت و ندامت خیال فرمائیں تو کم از کم آئندہ کے لئے ہی محترز رہنے کا قصد کر لیں ۔

ولادتِ مسیح اور اناجیل

اناجیل کے حوالہ جات ہم مفصل طور پر پہلے عرض کر چکے ہیں۔ خود متی کی انجیل میں صاف طور پر لکھا ہے کہ یوسف اور مریم کے اکٹھا ہونے سے پہلے ہی حضرت مریم صدیقہ روح القدس سے حاملہ ہو چکی تھیں اور فرشتہ نے یوسف کو یہ سارا ماجرا خواب میں بتا دیا تھا۔ اگر شک ہو۔ تو اسی متی کی انجیل کے باب ۱ کو بغور مطالعہ کر لیجئے۔ بقول ڈاکٹر صاحب انجیل نے اگر یوسف کی دوسری اولاد حضرت مریمؑ کے بطن سے بیان بھی کی ہے تو اس سے یہ کہاں ثابت ہو گیا۔ کہ حضرت مسیحؑ بھی یوسف کے نطفہ ہی سے پیدا ہوئے اسکی تردید نہ صرف متی نے کی ہے بلکہ قریباً ساری اناجیل بالاتفاق کنواری کے حاملہ ہونے کی تصدیق کرتی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کی تحقیقات کا دار و مدار کس انجیل کی شہادت پر معلوم نہیں ہوتا سکہ وہ یہود کے اعتراضات کو [illegible] اور گراں وزن خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ یہودی وہ لوگ تھے جو حضرت مریم صدیقہ پر معاذ اللہ بدکاری کا الزام [illegible]

یہود کی ناشائستہ حرکات کو تفصیلاً بیان فرمایا ہے۔ کیا پھر اعداء کی شہادت پر انحصار اور اعتبار کیا جاسکتا ہے؟ ڈاکٹر صاحب کی عادت کچھ ایسی معلوم ہوتی ہے۔ کہ وہ صرف اس فرضی کہانی یا بابات کو فوراً پیش کر دیتے ہیں جسکی تصدیق تو اناجیل بھی نہیں کرتیں۔ انہوں نے اس راہ کیطرف جانیکی پرواہ نہیں کی۔ کہ جسکی جانب تورات۔ اناجیل اور قرآن حمید نے متفقہ طور پر مشعل نمائی کی ہے۔ یہود تو مسیح کی جان کے دشمن تھے۔ انہوں نے صریح جھوٹی شہادتیں دیکر فرستادۂ الٰہی کے لئے صلیب کا سامان مہیا کرایا۔ ایسے اشرار کو ایمانیات میں تکیۂ اعتماد بنانا کہاں کا انصاف ہے؟ بقول متی اگر مریم صدیقہ نے ولادت مسیح کے بعد یوسف سے بیان کردہ نکاح کے اعتبار سے مس بھی کیا تھا۔ تو اس لحاظ سے عام دنیوی رسم و رواج کے مطابق اگر یہود نے مسیح کو یوسف کا بیٹا کہہ بھی دیا۔ تو اس سے اصل حقیقت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ حقیقی والدہ کے خاوند کو عام طور پر پہلی اولاد کا باپ ہی کہا جاتا ہے اسلئے بقول ڈاکٹر صاحب اگر یہود نے ایسا کہہ بھی دیا تھا۔ تو اس میں ہرگز کوئی استبعاد لازم نہیں آتا۔ خام دلائل کو خضرِ راہ بناکر ایسے اہم اور وقیع الشان مبحث پر خامہ فرسائی کرنا یقیناً ناواجب ہے ✦

ابن مریم کی کنیت

ابتدائے مضمون میں مذکورہ عنوان کے ماتحت ڈاکٹر صاحب خود ہی اپنی جانب سے حسب ذیل سوال درج فرماتے ہیں "ابن مریم کے رکوع سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کے باپ نہ تھے" جواب میں آنجناب کیطرف سے یوں ارشاد ہوتا ہے۔ "ابن مریم کا رکوع تو مجھے سمجھ میں نہیں آیا کہ کیا چیز ہے۔ شائد آپ کا مقصد یہ ہو کہ ابن مریم کی کنیت حضرت عیسیٰؑ کو کیوں دیگئی۔ بجائے باپ کے انکی ابنیت ماں کیطرف کیوں منسوب ہے۔ اور سورۂ مریم کے دوسرے رکوع سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کا باپ نہ تھا" ڈاکٹر صاحب کا جواب ملاحظہ ہو۔ آپ فرماتے ہیں کہ ابن مریم کا رکوع تو مجھے سمجھ میں نہیں آیا اے حضرت ہمارے یقین اور ایمان کے مطابق یہ بالکل حق بات ہے کہ آپ کو واقعی یہ رکوع سمجھ میں نہیں آیا۔ بات تو سچی آپ کے قلم اور زبان سے خدا تعالیٰ نے نکالدی ہے۔ آپ کے مرشد جناب مرزا صاحب کی شہادت بھی اس بارہ میں ہمارے بیان کی مؤید ہے لیکن اگر واقعی دل سے آپ نے یہ لکھا ہے اور آپ کا اعترافِ عجز درست ہے۔ تو کس تیقن پر آپ نے لکھدیا تھا کہ اگر کوئی بیت المقدس کی رہنے والی عورت بھی بلا شوہر بیٹا جننے کا دعویٰ کرے تو اس کے دعوے کو ہم جھوٹا سمجھیں گے جس کا یہی مطلب ہو سکتا ہے کہ آپ اس کو بدکاری کا فتویٰ دینگے۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔ کاش آپ جانتے ہوتے اور آپ کو بخوبی علم ہے کہ جملہ صلحاء۔ مفسرین کرام تمام گروہِ مسلمین اور خود آپکے مرشد مامور من اللہ کا یہی عقیدہ رہا ہے۔ کہ بیت المقدس کی ایک صدیقہ اور پاکیزہ عورت حضرت مریم صدیقہ نے بلا شوہر بیٹا جننے کا دعویٰ کیا تھا۔ اور یہود نے ازراہ شرارت اسکی تکذیب کی تھی لیکن آپ باوجود اس اقرار صریح کے کہ ابن مریم کا رکوع آپ کی سمجھ میں نہیں آیا۔ کس جرأت اور دیدہ دلیری سے اس مقدسہ اور عفیفہ پر شدید الزام قائم کر رہے ہیں ✦

کیا چیز ہے

ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں "ابن مریم کا رکوع میری سمجھ میں نہیں آیا کہ کیا چیز ہے" اللہ اکبر۔ حضرت ڈاکٹر صاحب۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ ابن مریم کا رکوع رب العٰلمین کی نازل فرمودہ کتاب مبین کا ایک مسلّمہ اور مصدقہ باب ہے۔ خدائے رحمٰن اور رحیم کا عالیشان فرمان ہے۔ یہ وہ کلام ہے جو خدائے عظام اور رب علام نے اپنے برگزیدہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا۔ ابن مریم کا وہ رکوع وہ عظیم القدر اور رفیع المنزلت وحی ہے جو اللہ تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام کی معرفت سید العالمین رئیس العابدین جناب نبی برحق خاتم الانبیاء حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب صافی پر القا فرمائی۔ اے حضرت! ابن مریم کا رکوع وہ مقدس صحیفۂ سماوی ہے جو ہر قسم کے شکوک سے منزہ اور جمیع اوہام سے مبرّہ ہے۔ پھر کیا اب بھی آپ نہیں سمجھ سکے۔ کہ یہ کیا چیز ہے؟

مسیح ابن مریم

کیا یہ نام کسی انسان کا مقرر کردہ ہے؟ کیا دنیا کے رواج کے مطابق ابن مریم کی کنیت ماں کیطرف منسوب کی گئی ہے؟ کیا اس کے اندر کوئی حقیقت نہیں؟ ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں کہ یہ نام اسی طرح کا ہے جیسے بنو فاطمہ وغیرہ خاندانی نام ہوتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ ابن مریم کی شمولیت سے عیسائیوں کے اس عقیدہ کو رد کرنا مقصود ہے کہ انسان فطرتاً گنہ گار ہے اور گناہ کی فطرت عورت سے مرد میں آئی ہے۔ سب سے اول ہم سورۃ آل عمران کے حوالہ سے قرآن مجید کی آیت ذیل درج کرتے ہیں "اذ قالت الملٰئکۃ یا مریم ان اللہ یبشرک بکلمۃٍ منہ اسمہ المسیح عیسی ابن مریم وجیھاً فی الدنیا والاٰخرۃ ومن المقربین ۝ ویکلم الناس فی المھد وکھلاً ومن الصّٰلحین ۝ ترجمہ۔ جب فرشتوں نے کہا اے مریم اللہ تجھ کو اپنی طرف سے ایک بات کی خوشخبری دیتا ہے اس کا نام مسیح عیسےٰ ابن مریم ہوگا۔ دنیا اور آخرت میں شان والا اور مقرب بندوں میں سے ہوگا۔ لوگوں سے طفولیت اور بڑھاپے میں تقریر کرے گا۔ اور صالحین میں سے ہوگا" ان آیات سے صاف واضح ہوتا ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کا اپنی والدہ کیطرف منسوب ہونا کسی دنیوی رواج کے ماتحت نہ تھا۔ آپ کی ولادت سے قبل ہی اللہ تعالےٰ نے آپ کا نام اور آپ کی ابنیت تجویز فرمادی تھی۔ کسی انسانی منصوبہ یا مصلحت کا اس میں کوئی ہاتھ نہیں ہے۔ اب اگر عیسائیوں کے عقائد کے ابطال کے لئے بقول ڈاکٹر صاحب اس منسوبیت کو متعلق کیا جائے تو کسی نبی اللہ کا مطلقاً اپنی والدہ سے پیدا ہونا۔ اور بغیر باپ کے ولادت یا نصرانی عقائد پر کاری ضرب ہو سکتا تھا۔ انبیاء اللہ کو تو سب ادیان معصوم ہی خیال کرتے ہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام کا باپ کوئی نہیں۔ محض خدا کی قدرتِ مجردہ سے وہ اپنی ماں سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس عقیدہ کو پیش نظر رکھ کر عیسائیوں کا اصولِ مذہب بالکل شکستہ ہو جاتا ہے اور انکے لئے مخلصی کی کوئی راہ نظر نہیں آتی۔ نیز آنحضرت مسیح علیہ السلام کا بلا باپ پیدا ہونا ڈاکٹر صاحب کی دلیل کو اور بھی قوی بنا دیتا ہے محض آپکی عینک کا وجدانی شیشہ الگ ہے ورنہ معاملہ تو صاف ہے ✦

جناب مرزا صاحب اور ڈاکٹر صاحب

ڈاکٹر صاحب کے دلائل اور توجیہات قرآن پاک پر مبنی نہیں ہیں۔ محض اپنے مظنونات کی تائید میں خودساختہ استدلالات پیش کئے گئے ہیں لیکن برخلاف اس کے جناب مرزا صاحب کے دلائل بلا پدر ولادتِ مسیح کے حق میں بہت قوی اور احسن ہیں۔ مثلاً تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۸ پر آنجناب لکھتے ہیں "یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت عیسےٰ کو بغیر باپ کے پیدا کرکے بنی اسرائیل کو سمجھا دیا۔ کہ تمہاری بداعمالی کے سبب سے نبوت بنی اسرائیل سے جاتی رہی" مرشد اور مرید کے نقطۂ نگاہ میں مزید تفاوت معلوم کرنا ہو۔ تو جناب مرزا صاحب کی تحریر مندرجہ ذیل کو بھی ملاحظہ فرمائیے (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۰۸) "حضرت عیسٰی کی معصومیت کو خاص طور پر اسلئے ذکر کیا گیا ہے۔ کہ یہودیوں کا یہ بھی اعتراض تھا۔ کہ حضرت عیسٰیؑ کی ولادت مسِ شیطان کے ساتھ ہے۔ یعنی مریم کا حمل نعوذ باللہ حلال طور پر نہیں ہوا تھا جس سے حضرت عیسٰیؑ پیدا ہوئے۔ سو ضرور تھا کہ اس گندے الزام کو دفع کیا جاتا۔" جناب مرزا صاحب کی ان تصریحات کے بعد انکو اپنا ہم خیال ثابت کرنیکی کوشش کرنا کس قدر خوفناک فعل ہے ✦

ایک معزز خاتون کا خط

اخبار "الفضل" موصول ہوا۔ جسے دیکھکر نہایت مسرت ہوئی آپ نے یہ بہت اچھا کیا۔ کہ حضرت رسول مقبول کے مفصل حالات ایک ہی پرچہ میں لکھدیئے۔ حضرت کا سلوک عورت کیساتھ۔ حضرت کا برتاؤ غلاموں کے ساتھ ہر ایک پہلو دکھا دیا ہے۔ اسمیں شک نہیں قادیانی مسلمان اسلام کی خدمت بہت کچھ کر رہے ہیں۔ اور تبلیغ کا کام بہت کیا اور کر رہے ہیں میں نے فرانس اور لندن۔ جرمنی وغیرہ میں قادیانی مشن کو تبلیغ کا کام کرتے دیکھا ہے۔ خدا کا شکر ہے۔ اسلام چاروں طرف پھیل رہا ہے لیکن اس کے ساتھ میں یہ ضرور کہونگی۔ ہم مسلمان ہندوانی رسوم اور رواجی کاموں سے مٹ رہے ہیں ان کو ترک کرنا ہماری ترقی کا باعث ہوگا۔ جب تک ہم رواج کی زنجیروں میں جکڑے رہینگے۔ ہم ترقی نہیں کر سکتے۔ سب سے پہلے عورتوں کو مردوں کے برابر تعلیم دیجائے پردہ اسلامی طریقہ کا جاری کیا جائے تاکہ لڑکیوں کو اسکول جانے کیلئے سواری کی ضرورت نہ ہو۔ برقعہ پہنکر اسکول جاسکیں اگر اسلام کی ترقی منظور ہو۔ تو سب سے پہلے عورتوں کی تعلیم کا خیال ہونا چاہئے کسقدر شرم و افسوس کا مقام ہے کہ اس سال پنجاب یونیورسٹی کے امتحان انٹرنس میں کامیاب ہونے والے طلباء کی مجموعی تعداد اسی ہزار ہے اور لڑکیاں صرف دوسو ہیں۔ انمیں مسلمان صرف پندرہ ہیں۔ باقی ہندو اور سکھ ہیں تعلیم کی جب یہ حالت ہے۔ تو عورتیں کیا خاک ترقی کر سکتی ہیں۔ ہمکو بیدار ہونا چاہئے۔ عورتوں کو تعلیم دلائیے۔ مردوں کے دوش بدوش کام میں لگائیے۔ اسوقت دیکھئے کہ عورتیں کیا کرتی ہیں۔ یورپ کی عورتوں سے مسلمان عورتیں مقابلہ کرینگی۔ ہمارے مردوں کا یہ خیال غلط ہے کہ تعلیم سے عورتیں آزاد خیال ہو جائینگی۔ ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا ضرور عورتوں کو بھی مردوں کے برابر تعلیم ہونا چاہیئے۔ یوم نبی ۱۲ ربیع الاول کو ہم لوگوں نے منایا۔ نہایت کامیابی سے جلسہ ہوا عبداللہ الہ دین صاحب نے آپ کے پاس کاروائی بھیجی یا نہیں کارڈ مرسل ہے ✦ کمترین جہان

صغرا ہمایوں مرزا۔ صغرا منزل ہمایوں نگر۔ حیدر آباد دکن

وصیتیں

نمبر ۲۹۵۵ :- میں امت الرحمن زوجہ شیخ رحمت اللہ صاحب قوم شیخ عمر ستائیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیاں ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲۸ ۳۰ کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد مہر پانصد روپیہ زیورات قیمتی قریباً دو ہزار روپیہ کے ہیں۔ میں اس جائداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز یہ بھی لکھ دیتی ہوں۔ کہ اگر میری وفات کے بعد اس جائداد کے علاوہ کوئی اور مزید جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی ✤ العبد:- امت الرحمن بقلم خود۔
گواہ شد:- شیخ رحمت اللہ بقلم خود سب ڈویژنل آفیسر ملٹری انجینرنگ سروس پشاور۔ گواہ شد:- عبدالمجید احمدی سب انسپکٹر دفتر انسپکٹر جنرل پولیس پشاور ✤

نمبر ۳۰۰۶ :- میں شیخ رحمت اللہ ولد شیخ امیر اللہ مرحوم پیشہ ملازمت عمر ۴۴ سال بیعت ۱۹۰۶ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳۰ دسمبر ۱۹۲۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت ایک مکان پختہ وخام واقعہ محلہ دارالعلوم قیمتی آٹھ ہزار روپیہ و ایک کنال زمین سکنی متصل مکان مفتی محمد صادق صاحب واقعہ قادیان ہے۔ اندازہ قیمت ایکہزار روپیہ۔ اور مکانات واقعہ جگٹ گنج مردان (ضلع پشاور) مالیتی قریباً آٹھ ہزار روپیہ جو بعوض مبلغ چار ہزار روپیہ گروی ہیں۔ علاوہ اس کے میری ماہوار تنخواہ ۲۱۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور میری وفات کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ فقط نوشتہ بمقام قادیان
العبد:- شیخ رحمت اللہ بقلم خود۔ سب ڈویژنل افسر ملٹری ورکس پشاور
گواہ شد:- عبدالسلام عمر بقلم خود۔ گواہ شد:- غلام حسن سب اوورسیر مردان حال وارد قادیان ✤

نمبر ۳۰۵۶ :- میں محمود خان ولد میاں بختاور خان صاحب قوم سگھروہ عمر ۴۵ سال ساکن لودھراں ضلع ملتان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲ مارچ ۱۹۲۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مکان سکنی خاص شہر لودھراں قیمتی قریباً ؎۔ گھوڑی قیمتی مار گائے مع بچھڑہ قیمتی ؎ نقد روپیہ ؎ زمین ۱۲ کنال قیمتی ؎ کا میزان ؎ ہر میری وفات کے بعد ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز میری ماہوار آمد ؎ ہے میں تازیست اپنی ماہوار کا

زراعتی آلات
و
دیگر مشینری

آہنی رہٹ۔ انگریزی ہل۔ نیشکر کے بیلنے جات۔ چارہ کترنے کی مشین (چاف کٹرز) بادام روغن نکالنے قیمہ اور سیویاں بنانیکی بینظیر پنجابی مشین آہنی خراس (بیل چکی) فلور ملز۔ رائس ہلرز (چاولوں کی مشینیں) دستی پمپ وغیرہ وغیرہ عمدہ اور بکفایت مال خریدنے کیلئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے۔ ہم سے سیدھا مال منگانے پر آپ کو بہت سے درمیانی منافعوں کی بچت رہیگی۔ ہمارے ہاں پیتل اور لوہے کی ہر قسم کی ڈھلائی کا کام بھی ہوتا ہے۔

ایم اے رشید اینڈ سنز سوداگران مشینری بٹالہ (پنجاب)

غور سے پڑھیے

صاحبان آپ نے اخبار الفضل میں "عرق نور" کی بابت اشتہار دیکھا ہوگا۔ امراض جگر جس کے باعث انسان کمزور چلنے پھرنے سے لاچار۔ ذرا سے کام سے دم چڑھ جانا کمی خون کمزوری عام۔ بدن سفید یا یرقان کی علامتیں ظاہر ہونا۔ اشتہا کم۔ قبض وغیرہ کی شکایات ان کے لئے "عرق نور" اکسیر ہے۔ اور امراض تلی کے لئے تریاق۔ موسمی بخار کے ایام سے پہلے اس کا استعمال کیا جائے۔ تو بخار نہیں ہوتا مصفیٰ خون اعلےٰ درجہ کا ہونے کی وجہ سے جیسے کہ مریض کے لئے مفید ہے۔ ویسا ہی تندرست کے لئے مفید ہے۔ جس قدر عرق پیا جائے۔ اسی قدر خون صالح پیدا ہو کر چہرہ چمکتا ہے۔ بیرونجات میں خشک دوائی روانہ کیجاتی ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ساتھ بھیجا جاتا ہے قیمت ایک بوتل وزنی گیارہ چھٹانک ایک روپیہ (عہ)

بانجھپن اور اٹھرا کے لئے "عرق نور" مجرب المجرب ہے
اس کے استعمال سے ماہوار خرابی اور قلت خون درد وغیرہ دور ہو کر بچہ دانی قابل تولید ہو کر مراد حاصل ہوتی ہے اگر آپ علاج کرا کر مایوس یا بدظن ہو گئے ہیں۔ تو آپ اس طرح کریں کہ ایک اقرار نامہ پختہ کاغذ پر مصدقہ گواہان تحریر کر کے کہ ہم موجد عرق نور کو مبلغ اسّی روپیہ بعد حصول اولاد ادا کرینگے۔ کسی قسم کا عذر نہ ہوگا۔ بھیج دیں۔ تو ہم آپ کو مفت دوائی روانہ کریں گے صرف خرچ ڈاک آپ کو دینا پڑے گا ✤

نقد قیمت ۴۰ خوراک دوائی بمعہ شافہ قیمت للعہ ر

ڈاکٹر نور بخش احمدی گورنمنٹ پنشنر انڈیا اینڈ افریقہ قادیان

حب اٹھرا

اگر آپ کو اولاد حاصل کرنے کی حقیقی تڑپ ہے تو آپ اپنے گھر میں حب اٹھرا ضرور استعمال کرائیں۔ اس کے کھانے سے بفضل خدا ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں۔ جو اٹھرا کی بیماری کا نشانہ بن چکے تھے۔ (مرض اٹھرا کی شناخت یہ ہے) کہ اس سے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ یا حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ اس کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اس بیماری کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح اوّل مولینا مولوی نورالدین صاحب طبیب کی مجرب حب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہے یہ گود بھری مثل گولیاں۔ حضور کی مجرب اور ان اندھیرے گھروں کا چراغ ہیں۔ جن کو اٹھرا نے گل کر رکھا تھا۔ آج وہ خالی گھر خدا کے فضل سے پیارے بچوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ ان گود بھری گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ آزما کر فائدہ اٹھائیں ✤
قیمت فی تولہ عہ شروع حمل سے آخر رضاعت تک ۹ تولہ گولیاں خرچ ہوتی ہیں۔ یکدم ۹ تولہ منگوانے پر عہ اور نصف منگوانے پر صرف محصول معاف ✤

مقوی دانت منجن

منہ کی بدبو دور کرتا ہے۔ دانتوں کی جڑیں کیسی ہی کمزور ہوں دانت ہلتے ہوں۔ گوشت خورہ سے تنگ آ گئے ہیں۔ دانتوں سے خون آتا ہو۔ پیپ آتی ہو۔ دانتوں میں میل جمتی ہو۔ زرد رنگ رہتے ہوں۔ اور منہ سے پانی آتا ہو۔ اس منجن کے استعمال سے سب نقص دور ہو جاتے ہیں۔ اور دانت موتی کی طرح چمکتے ہیں۔ اور منہ خوشبودار رہتا ہے۔
قیمت فی شیشی بارہ آنہ (۱۲/)

سرمہ نور العین

اس کے اجزا موتی و ممیرا ہیں۔ اور یہ ان امراض کا مجرب علاج ہے۔ آنکھوں کی روشنی بڑھانے والا۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ ککرے۔ خارش۔ ناخونہ۔ ضعف چشم۔ پڑوال کا دشمن ہے موتیا بند دور کرتا ہے۔ آنکھوں کے لیس دار پانی کو روکنے میں بے مثل ہے۔ پلکوں کی سرخی اور موٹائی دور کرنے میں بے نظیر ہے۔ گلی سڑی پلکوں کو تندرستی دینا اور پلکوں کے گرے ہوئے بال از سر نو پیدا کرنا اور زیبائش دینا خدا کے فضل سے اس پر ختم ہے۔
قیمت فی شیشی۔ دو روپے (عہ)

المشتہر
نظام جان عبداللہ جان دواخانہ معین الصحت قادیان

18

بامُوقعہ اراضی قابل فروخت موجود ہے

اس وقت قادیان کی نئی آبادی کے محلہ دارالبرکات میں ریلوے روڈ کے اوپر اور نیز اندرون محلہ عمدہ موقع کے قطعات قابل فروخت موجود ہیں۔ سڑک والے قطعات کی قیمت ٣٥ فی مرلہ اور پچھلے قطعات کی ٢٥ فی مرلہ مقرر ہے یہ محلہ سٹیشن کے بالکل سامنے ہے اور موجودہ قطعات سٹیشن سے صرف تین چار منٹ کی مسافت پر واقع ہیں۔ سڑک پر دو کنال سے کم اور اندرون محلہ دس مرلہ سے کم کا رقبہ فروخت نہیں کیا جاتا خواہشمند احباب خاکسار کیساتھ خط وکتابت فرمائیں:

اس کے علاوہ ایک قطعہ کم وبیش دو کنال کا پرانے بازار کے منہ پر قادیان کی پرانی آبادی کے غربی جانب قابل فروخت موجود ہے۔ نرخ بذریعہ خط وکتابت معلوم کریں:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاکسار مرزا بشیر احمد (ایم۔اے) قادیان

اکسیر تسہیل ولادت

ایسی مفید اور مجرب دوا ہے کہ ولادت کیوقت اسکے استعمال کرنیسے خدا تعالیٰ کے فضل سے ولادت کی مشکل گھڑیاں نہایت آسان ہو جاتی ہیں اور بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعد ولادت جو زچہ کو کئی کئی دن سخت درد ہوتا ہے۔ وہ بھی بفضل خدا بالکل نہیں ہوتا۔ قیمت معہ محصولڈاک (عمر)

مینجر شفاخانہ دلپذیر سلانوالی ضلع سرگودہا

پشاور اور بخارا کے مشہور خصوصی تحائف

ہر قسم کی مشہدی وپشاوری لنگیاں وہر رنگ و ڈیزائن کے بخاری قناویز ہر ایک قسم کے مشہدی وبخاری رومال ہر ایک قسم کے زردار وسلمہ ستارہ کے پشاوری کلاہ مال بذریعہ وی۔پی۔ ارسال ہوگا نا پسندی پر محصولڈاک کاٹ کر قیمت واپس دی جائے گی

المشتہران

میاں محمد۔ غلام حیدر احمدی جنرل مرچنٹس کریم پورہ پشاور

رشتہ کی طلب

میرے ایک احمدی دوست کو جو نہایت مخلص ہیں اور شریف ومعزز خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ بوجہ فوت ہو جانے پہلی بیوی نکاح ثانی کی ضرورت ہے۔ اور بہ سبب کاروباری آدمی ہونیکے مالی حالت بہت اچھی ہے۔ رشتہ کنوارہ ہو یا بیوہ۔ امور خانہ داری سے بخوبی واقف ہو۔ سید یا قریشی قوم کو ترجیح دی جائے گی۔ ضرورتمند احباب پتہ ذیل سے خط وکتابت کریں:

خاکسار شیخ سمیع اللہ احمدی متصل مودی خانہ وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ

مکرمی! السّلام علیکم

تقاضائے وقت اور حالات حاضرہ نے آپ پر بخوبی روشن کر دیا ہوگا۔ کہ معاونت اور ہمدردی وتوفی باہمی کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ اسلئے جب تک ان اصولوں کو رواج دیکر سلسلہ میں عام نہ کیا جائے۔ تب تک یہ ترقی ملتوی رہیگی۔ اس لئے آپکی توجہ اس طرف مبذول کرانی ضروری معلوم ہوتی ہے کہ رشتہ اتحاد کی خاطر اس میں کوآپریشن کر کے قومی بنیاد کو مستحکم کرنے کے لئے قدم اٹھائیں۔ اور اگر آپ کی طاقت اور بس کی بات ہو۔ تو مندرجہ ذیل اشیا کی پرائس لسٹ جس سے کسی چیز کی فرمائش بھیجیں۔ اور اگر ان اشیا سے تعلق نہ رکھتے ہوں۔ تو آپ اپنے حلقہ اثر میں سفارش کریں اور ان دوستوں کے نام ارسال فرمائیں۔ جو آپ کے گردو پیش ان چیزوں کی تجارت کرتے ہوں یا آرڈر دینے کے مجاز ہوں۔ مثلاً ہیڈ ماسٹر سکول۔ ہیڈ کلرک پلٹن اور فوجی افسر وغیرہ مال از قسم سپورٹس جو سکولوں اور پلٹنوں میں خرچ ہوتا ہے۔ اور سامان بینڈ وغیرہ بکفائت عمدہ تسلی بخش اور نہائت لائق ارسال ہوگا۔

:- پرائس لسٹ منگائیگا :-

نظام اینڈ کو شہر سیالکوٹ

ضرورت ہے

ایسے مڈل وانٹرنس پاس کی۔ جو کہ ٹیلیگراف وسٹیشن ماسٹری کا کام سیکھکر گورنمنٹ ریلوے ومحکمہ نہر وغیرہ میں ملازمت کرنا پسند کریں مفصل حالات وآدھ آنہ کا ٹکٹ بھیج کر طلب کریں:

پتہ:۔ امپیریل ٹیلیگراف کالج دہلی

چراغ زندگی کیا ہے؟ آنکھیں

ناک۔ کان۔ زبان۔ ہاتھ۔ پاؤں۔ سب کو ان کی رفاقت کی ضرورت ہے۔ کیوں! اسلئے کہ انمیں کوئی نقص ہو۔ تو دنیا اندھیر ہو جاتی ہے۔ ان کے بغیر نہ خوبصورتی قائم۔ نہ انسان چل پھر سکے نہ کوئی اور کام ہو سکے مگر کسقدر افسوس ہوگا۔ اگر معمولی سرمے ڈالکر انکو خراب کر لیا جائے جبتک تجربہ نہ کرلو۔ کوئی سرمہ نہ برتو۔ ہم آپکے تجربہ کیلئے ۱۰۰۰ اپڑیاں سرمہ اکبری کی بالکل مفت تقسیم کر رہے ہیں۔ آدھ آنہ کا ٹکٹ بھیجکر مفت نمونہ طلب کریں۔ نمونہ بیرنگ نہ بھیجا جائیگا۔ قیمت فیتولہ ۱۲

ناصر برادرس محلہ دارالفضل قادیان

الفضل میں اشتہار دینے کا بہترین موقعہ ہے

ہندوستان کی خبریں!

شملہ یکم جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ سپہ سالار افواج ہند ۱۸ جولائی کو دورہ پر روانہ ہونگے اور ۲۰ اگست کو یہاں واپس آجائیں گے ✣

شملہ یکم جولائی۔ معتبر ذرائع سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ایک کوہستانی لشکر نے محمد عمر خان کے زیر قیادت گردیز پر قبضہ کر لیا۔ اس اطلاع کے مطابق اسوقت گردیز موجودہ حکمران کابل کے قبضہ میں ہے ✣

بمبئی ۲۵ جولائی۔ سردار عنایت اللہ خان اپنے بیس رفقا کے ساتھ جن میں انکے تیرہ بچے بھی شامل ہیں آج بمبئی سے رخصت ہوگئے۔ آپ ڈاک کے جہاز سے عراق جا رہے ہیں۔ جہاں آپ امیر فیصل کے مہمان ہونگے۔ اور بعد ازاں ایران تشریف لے جائیں گے ✣

دہلی یکم جولائی۔ مسٹر ہنی لال دہلی کو گمنام خونی چٹھیاں لکھنے پر زیر دفعہ ۵۰۷ تعزیرات ہند دہلی پولیس نے گرفتار کیا ہے۔ آپ ضمانت پر رہا کر دیئے گئے ہیں۔ پولیس کا خیال ہے کہ اس سے سنسنی خیز حالات کا انکشاف ہوگا ✣

کلکتہ ۳ جولائی۔ راجہ سنتوش دوسری مرتبہ بلا مزاحمت بنگال کونسل کے صدر مقرر ہوگئے۔ دوسرے امیدوار مسٹر کے۔ ایس رائے اور مولوی عبدالکریم نے اپنے نام واپس لے لئے ✣

نئی دہلی یکم جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ لیجسلیٹو اسمبلی کا اجلاس ۲ ستمبر سے شروع ہو جائے گا ✣

لاہور یکم جولائی۔ سردار امر سنگھ مالک اخبار شیر پنجاب لاہور نے اخبار پارس کے ایڈیٹر کے خلاف ایک استغاثہ زیر دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند اس الزام میں دائر کر دیا ہے کہ ایڈیٹر پارس نے ۲۴ جون کے پارس میں مستغیث کے خلاف ہتک آمیز الزامات لگائے تھے ✣

پشاور یکم جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ جرنیل غلام نبی خان نے جو شکست کھانے کے بعد روس چلے گئے تھے وہاں سے مدد حاصل کر لی۔ اور جلد افغانستان میں واپس آرہے ہیں آپ واپس آکر پھر کابل پر حملہ کریں گے ✣

یو۔ پی۔ کونسل کے اجلاس میں شیخ محمد حبیب اللہ نے یہ تحریک پیش کی۔ کہ یو۔ پی۔ سلح پولیس کا سیکشن قائم رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اس لئے اس سیکشن کو توڑ دیا جائے یہ تحریک منظور نہیں ہو سکی ✣

بمبئی ۲۹ جون۔ والیان ریاست کی مجلس منتظمہ اور حکومت کے عہدیداران کے ایک نمائندہ اجتماع کے روبرو وائیکونٹ گوشن نے آج سہ پہر کو کنووکیشن ہال میں قائم مقام گورنر جنرل ہند کے عہدے کا حلف وفاداری اٹھایا۔ سر کنگھم وائس سکرٹری پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ حکومت ہند نے تقرر کا شاہی وارنٹ پڑھ کر سنایا۔ اور سر فارمن کیمپ قائم مقام چیف جسٹس عدالت عالیہ بمبئی نے حلف دیا۔ ۳۱ توپوں کی سلامی کے بعد یہ رسم پایۂ اختتام کو پہنچی۔ لارڈ اور لیڈی گوشن سپیشل ٹرین کے ذریعہ شملہ کو روانہ ہوگئے ✣

لاہور ۲ جولائی۔ جھنگ کے ایک نوجوان مسمی برج لال بی۔ اے متعلم ایل ایل بی کلاس کو اپنی بیوی کے قتل کے الزام میں سزائے موت کا حکم ہوا تھا۔ آج اسے سنٹرل جیل میں پھانسی کی سزا دی گئی ✣

کلکتہ ۲ جولائی۔ پدما ندی میں ہولناک طغیانی آئی ہے جسکی وجہ سے موضع راجہ باری کے دریا برد ہو جانے کا خطرہ ہے سراج گنج کا وہ حصہ بھی جہاں جوٹ کا مرکز ہے معرض خطر میں ہے۔

کوچ بہار ۲ جولائی۔ کوہستان میں لگاتار بارش ہوئی۔ اور تکلی ندی کی طغیانی کیوجہ سے ریلوے لائن جابجا دریا برد ہوگئی۔ راجہ بھٹ کھوا۔ دل سنگھ پاڑہ اور جینتی کے درمیان پٹڑی چار چار فٹ پانی میں ڈوبی ہوئی ہے۔ گاڑیوں کی آمد و رفت بند ہے ✣

سرگودھا یکم جولائی۔ ہفتہ وار اخبار آزاد کے ایڈیٹر پرنٹر پبلشر مسٹر سنت رام پر زیر دفعہ ۲۹۲ مخش اشتہار شائع کرنے کی بنا پر مقدمہ چلایا گیا۔ عدالت نے اسے تین سو روپیہ جرمانہ یا ایک مہینہ قید کی سزا دی ✣

بنگائیگاؤں ۲ جولائی۔ گذشتہ شب ایسٹرن بنگال ریلوے کے لال مونر ہٹ اور گوہاٹی سیکشن پر بجیر گرٹ اور بنگائیگاؤں کا درمیانی پل ہوسلا دھار بارش اور سیلاب کے باعث غرق ہوگیا۔ نقصان جان کوئی نہیں ہوا۔ اور نہ کوئی مجروح ہوا

دربھنگہ ۲ جولائی۔ ایسوشی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ آج بوقت دوپہر مہاراج ادھیراج راجیشور سنگھ آف دربھنگہ کا انتقال ہوگیا ہے ✣

بمبئی ۲ جولائی۔ اطلاع ہے کہ پونا کے کلکٹر نے پونا میونسپلٹی کے اس ریزولیوشن کو نامنظور کیا ہے۔ کہ سیوا جی کا بت بنانے پر پندرہ ہزار روپیہ صرف کیا جائے ✣

پچھلے ہفتہ میں پنجاب میں وبائے ہیضہ میں کچھ تخفیف ہوئی ہے۔ اس سے پہلے ہفتہ ۳۰ شہروں اور گاؤں میں ہیضہ پھوٹا تھا لیکن مذکورہ ہفتہ میں صرف ۱۲ شہر اور گاؤں اس کا شکار ہوئے ہیں۔

پشاور ۴ جولائی۔ حالات افغانستان میں کوئی تازہ تغیر رونما نہیں ہوا۔ طرفین آخری اور فیصلہ کن جنگ کے لئے تیاریوں میں مصروف ہیں۔ پشاور میں ہر دو کی تائید و حمایت میں پوری سرگرمی کے ساتھ پروپیگنڈا جاری ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جرنیل نادر خان کے کابل میں فاتحانہ طریق پر داخلہ کا ہر وقت امکان ہے۔ اس کے برعکس مقابل جماعت نے اعلان کیا ہے کہ آئیکے بار اچار میں داخلہ کی ہر لحظہ توقع ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ فی الحال کوئی جماعت پیش قدمی نہیں کر رہی ہے ✣

دتیا ۴ جولائی۔ مہاراجہ دتیا نے اپنی ریاست میں چیف کورٹ قائم کی ہے جسکے پہلے چیف جج ٹھاکر نتھن بہاری سنگھ مقرر ہوئے ہیں ✣

ممالک غیر کی خبریں!

رگبی یکم جولائی۔ آج جب ملک معظم ملکہ معظمہ کی معیت میں قیصر ونڈسر سے لنڈن تشریف لائے۔ تو آپ کا پرتپاک خیر مقدم ہوا۔ بازاروں کی آرائش شاندار طریقہ پر کیگئی تھی۔ اور کوچہ و بازار میں لوگوں کے پرے جمے ہوئے تھے جس راستے شاہی سواری گزری۔ کھڑکیوں اور چھتوں پر تماشائی کثرت سے جمع تھے قصر شاہی میں پہنچتے ہی ملک معظم نے حسب ذیل پیغام شائع کیا۔

جب میں مدت دراز کی علالت کے بعد قلمرو برطانیہ کے پایۂ تخت میں پہنچا۔ تو جس محبت اور سرگرمی سے میرا خیر مقدم ہوا میں اس کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں ✣

فانچو یکم جولائی۔ چین اور برطانیہ کے درمیان ایک عہد نامہ ہوا ہے جس میں قرار پایا ہے کہ چینی بحری افسروں کی تعلیم انگلستان میں ہوا کرے گی۔ اور ایک برطانی بحری مشن قائم کیا جائے گا۔ جو چین کو بحری ترقی میں امداد دیگا چنانچہ پولیس کے لئے چند نئے جہازات برطانیہ میں تیار کئے گئے ہیں ✣

والئے حلب نے پولیس کے نام یہ حکم جاری کیا ہے کہ میرے حدود میں کہیں ناچ نہ ہونے پائے ✣

لنڈن یکم جولائی۔ فارس کے نئے سپہ سالار نے ایک اعلان شائع کیا ہے جس میں قبیلوں کو باغیانہ حرکات سے باز رہنے کی فہمائش کی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ دو ہفتہ کے لئے اس خانہ جنگی کا خاتمہ ہوگیا ہے اور قبیلوں کے سردار شیراز میں کانفرنس منعقد کرنے کے لئے آرہے ہیں ✣

ماسکو۔ روس میں مزدوروں کی حالت کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی مقرر ہوئی تھی۔ اس نے رپورٹ کی ہے کہ کارخانوں کے مزدوروں پر ناچ کا خاص کر فوکس ٹراٹ ناچ کا بہت برا اثر پڑتا ہے کمیٹی نے دیکھا کہ اکثر کارخانوں میں مزدور کام کے اوقات میں بھی ناچ کی مشق کرتے رہتے ہیں۔ کمیٹی نے رپورٹ کی ہے کہ ناچ بند کر دیئے جائیں ✣

رگبی ۲ جولائی۔ مزدور وزارت کو جو کام ایک سال میں کرنا ہے اس کا تمام و کمال نقشہ بادشاہ کی تقریر میں دکھایا گیا ہے جو مزدور وزارت کی تیار کردہ پہلی تقریر ہے۔ ملک معظم کی مجبوری سے غیر حاضری کی وجہ سے یہ تقریر لارڈ جسٹس سینکی۔ لارڈ چانسلر نے مثلاً کو دار الامراء اور دار العوام کے ارکان کی موجودگی میں پڑھی۔ امور داخلہ میں تقریر کا اہم حصہ بیکاری کا مسئلہ ہے اور امور خارجہ میں تخفیف اسلحہ کے متعلق ہے۔ بیکاری کے دور کرنے کے لئے اس بات پر خاص طور پر زور دیا گیا ہے۔ کہ اگر کام اپنے ملک میں نہ مل سکے تو دیگر ممالک میں اس کا انتظام کیا جائے گا۔ منتی اشیاء کی بکری اور صنعت میں تحقیق کرنے کے لئے ایک کمیشن مقرر کیا جائیگا۔ اور سیاسیات کا نوٹس دیا گیا ہے کہ پارلیمنٹ میں نمائندگی کے موجودہ سسٹم کی بھی تحقیق کی جائیگی۔ تقریر میں ہندوستان کا کوئی ذکر نہیں ہے ✣

لنڈن ۴ جولائی۔ ہندوستان کی لیجسلیٹو اسمبلی وفد کے دو سوراجی ارکان مسٹر شانمکم چیٹی اور منشی ایشور شرن نے آج نائب وزیر ہند سے طول ملاقات کی۔

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا)